پر اسرار حویلی

تحریر :زویا قادر

"سلیم یار سامنے دیکھ "

کیا ہے سامنے ؟

"یار وہ سفید کپڑوں والی "

"ہاں تو پھر کیا؟ سلیم نے سوالیہ نظروں سے سلطان کی طرف دیکھا "

"اوے آج رات بہت حسین گزرے والی ہے "

! اچھاوہ کیسے ؟"کیا آج رات لائی یٹ نہیں جائی ی گی"

"اور سلطان کا دل کیا کہ سلیم کے اس سوال پر اس کی گردن ارادے"

اے پاگل !!دیکھ علاقہ بھی سنسان ہے رات بھی جوان ہے شکار بھی آسان ہے اور دیکھ"

اس حویلی میں ہم آسانی سے اس حسین دوشزہ کا شکار کر سکتے ہیں"۰

اب کے بات سلیم کی سمجھ میں آہی گی جس کو دیکھ سلطان نے بھی شکر کا سانس لیا

(دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر گھٹیا انداز میں کہکالگیا اور آنکھ مار کر اپنے شکار کی طرف بڑھنے لگے

(اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ کہاں تک اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں

گھاس میں چھپی چار شراتی آنکھیں اس منظر کو اپنی پانچویں آنکھ میں محفوظ کرنے

لگے

جیسے ہئ وہ دونوں لڑکی کے قریب پہنچے سلطان یکدم رک گیا اور

حران + پریشان + خوفزدہ نظروں سے اس لڑکی کی پشت دیکھے لگا

جبکہ سلیم کا حال بھی کچھ سلطان جیسا ہی تھا بس فرق یہ تھا کہ سلطان لڑکی کے

پائوں دیکھ جو کہ الٹ ئے تھے اور سلیم لڑکی کی شکل طرف جس کی شکل زخموں سے

بھری تھی (ویسے دیکھا جاے تو سلیم کی حالت زیادہ قابل رحم تھی) جس کی حالت

لڑکی کو دیکھنے کے بعد کچھ اور دیکھنے کے قابل نہیں رہی تھی یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا

کہ اس کہ حواس بہت مشکل ہی سے قائم تھے (آخر اپنی جان بچانے کے لیے ہوش میں تو

رہنا ہی تھا) .

اب ان دونوں نے دوڑ لگئ ابھی تھورا دور تک ہی یہ دونوں پہنچے ہوں گے کہ اچانک

ایک بزر گنا بابا جو کہ شاہد ابھی ہی اس گلی میں آے تھے نے ان سے دوڑنے کی وجہ

پو چھی-

'.... وہ....وہ'

ہاں بیٹا وہ کیا

....وہ...وہا...وہاں.... بہت,,,,ہی'

'.....ڈرو.....نی...چا.....ریل

سلیم اور سلطان نے اٹک اٹک کر اپنی بات بزرگ بابا کو سمجھانے کی کوشش کی

پر بیٹا آوہاں پر تو کوئی بھی نہیں

بزرگ بابے کی اس بات پر دونوں نے ایک مر کر پیچھے دیکھا تو واقعی وہاں کوئی نہ تھا

'وہاں کہاں دیکھ رہے ہو میں تو یہاں ہوں'

دونوں نے ڈرتے ڈرتے واپس دیکھا تو بابا غائب تھا اور اس کی جگہ وہی چڑیل کھری تو

اور ان دونوں سے ہی اپنی خوفناک آواز سے مخاطب تھی

اب کہ ان کہ لیے اپنے حواس کرنا ممکن نہ رہا اور وہی بے ہوش ہو گے

" لو جی اب کیا کرنا ہے ان کا

' اوے چڑیل تجھے ہی پتا ہو گا کیونکہ یہ ساری پسوری تری ہی پائی ہوئی ہے

" ہاں نا

""" اچھا اچھا کرتی ہوں کچھ

' زرواہ جلدی کرو یار حزیفہ کے بھی بار بار میسج آرہے ہیں

حرب کو بھی ارتج کی بات پر پریشانی ہونے لگی جب تب سے خوموش انمول بولی

مری پاس ایک ترکیب ہے

جلدی بولوں

چاروں ایک ساتھ بولے جن میں سب سے اونچی آواز زرواہ کی تھی کہ اب اس کو بھی

فکر ہونے لگی تھی کیونکہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ کوئی ان کی شرارت سے

بے ہوش ہی ہو جائے

وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ آج کی شرارت کے بعد جو ان کے ساتھ ہو گا وہ بھی)

(پہلے کبھی نہیں ہوا ہو گا

ہم سب لڑکیاں اس حویلی کی ایک طرف چھپ جاتی ہیں اور حرب تم ان کے منہ پر

ہمارے چھپتے ہی پانی پھنک دینا اس سے ان کو ہوش آجائے گا

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ ایسے یہ ہوش میں آجائے گئے ذاروا نے الجھ کر

پوچھا

کیونکہ یہ خوف سے بے ہوش ہوئے ہیں

اوہ آئی سمجھ

شیکر یا آپ سمجھ کو بھی آنے کی شینت ہوئی ہے

اب کہ امل چڑ کر بولی

اب کوئی مجھے یہ بتایے گا کہ پانی کہاں سے آئے گا جو میں نے گرنا ہے ان پڑ

لو حرب اب بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے دیکھو یہ بوتل پکڑو اور حویلی کے گیٹ کے

اندر جاتے ہی جو نلکا ہیں وہاں سے پانی بھر لو

ذرواہ نیچے سے پلاسٹک کی خالی بوتل پکڑ کر حرب کی جانب کرتے ہوئے اپنی بات مکمل

کی

تو پھر شاباش یہ بوتل کو پکڑے رکھو اور جاؤ پانی لے کر آؤ

حرب بوتل واپس اسے پکراتے ہوئے بولی

لو جی یہ کیا بات ہوئی میں نہیں جا رہی

دیکھوں گڑیا لے آؤ جلدی سے ابھ ہم نے گھر بھی جانا ہے (انمول پیار سے زارواہ کو اکثر

(گڑیا کہیتی تھی خاص کر تب جب کوئی بات منوانی ہو جیسے کہ اب

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ بولے اور ذاروا اس کی بات نہ مانے

اچھا جاتی ہوں

اس کے مان جانے پر سب نے شکر کا سانس لیا

اور ہاں گڑیا منہ بھی دھو لینا تاکہ گھر پہنچ کر کوئی مسئلہ نہ ہو

جی اچھا

, اس کے اندر جاتے ہی سب نے شکر کیا اور انمول کے منصوبے کے مطابق اپنی اپنی جگہ سنبھالی

،،

اممممم اب پانی والا نلکا کہاں گیا

اووو ہاں ؤہ رہا اب بس اس میں پانی آ رہا ہو

شر شر شر

شکر ھے پانی بھی آ رہا ھے

خود سے باتیں کرتی ذرواہ کو بار بار یہ لگ تھا جیسے اُس کو کوئی ی دیکھ رہا ھے لیکن

اسے کوئی ی نظر نہی آ رہا تھا

کوئی ی نہیں کوئی ی نہیں ہے بس مجھے لگ رہا ہے اب یہاں کون ہو سکتا ہے

اس نے خود کو تسلی دی

ایک دم اسے لگا جیسے اس کے پیچھ ے کوئی ہے

ایک دم اسے ایسا محسوس کوئی ی اس کے پیچھے کھرا ہے

اس سے پہلے وہ ہمت کر کے مرتی اسے لگا جیسے اس کو کوئی ی بلا رہا ھے آواز یوں

محسوس ہو رہی ہوتی ہے جیسے کہی دور سے آ رہی ہے

ارے یہ تو بلال کی آواز ہے اس نے مجھے جلدی آنے کا کہا تھا اب میری خیر نہیں

وہ جلدی سے دوڑتے ہوئے آواز کی طرف بھاگتی ہے یہ غور کیئے بغیر کے جس طرف وہ جا

رہی تھی اس طرف تو کوئی راستہ باہر کی بجائے اندر کی طرف جاتا ہے جہاں سے

واپسی بہت بہت مشکل ہو سکتی ہے یا ہو ہی نہیں سکتی

“““

یہ ذرواہ کہاں رہ گئی ہے اس و پانی لانے کا کہا تھا ایجاد کرنے کا نہیں کوئی حال نہیں

اس لڑکی کا کا جلدی کا کام تو جان بوجھ کر دیر لگا دے گی

ایک طرف تو بلال کو اپنی بہن کی رج کے فکر ہو رہی تھی اور خوب غصہ بھی کے پھر

سے نہ کوئی ی شرارت کر رہی ہو

تم لوگ یہی رکنا میں ذرہ اپنی سر پھری بہن کو دیکھ کر آیا

سب نے فورن اثبات میں سر ہلایا کہ ورنہ ان کو بھی مفت میں بیستی کا سامنہ نہ کرنا

پڑنا تھا

بلال حویلی کی طرف چل پڑا

تھوری دیر بعد سب کی نظر جب امل کی طرف گی جو اتنی دیر سے کچھ نہیں بولی تھی

بس ایک طرف درخت کو دیکھی جارہی تھی

ان سب نے بھی اس کی نظر کے تعاقب میں دیکھا پر وہاں کچھ نہیں تھا تو وہ کیا دیکھ

رہی ہے

اس سے پہلے کے وہ امل سے پوچھتی ایک دم سے ان کو کچھ یاد آیا

تو ان سب نے دوبارہ درخت کی طرف دیکھا

جیسے یقین کرنا چاہ رہے ہوں

اب تو ان سب کی سیٹی گم ہو گی

'''

کہاں ہے ذاروہ آج بس اس کو آنے دو آج نہیں اس کی خیر

افففففف

کہاں گی یہاں بھی نہیں۔ پیچھے کی طرف بھی نہیں۔ حویلی کے ہر طرف تالا لگا ہوا ہے

مطلب اندر بھی نہیں۔

اس سے پہلے وہ کچھ اور سوچتا اس کے موبایل کی میسج ٹون بجی

موبایل نکال کر دیکھا تو ذارواہ کا میسج آیا تھا

میں گھر آگئی ہوں اب تم لوگ بھی آجاو وہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں

اس بات کا کیا مطلب کہ یہاں رکنے کا کوئی فایدہ نہیں

بلال نے پوچھا لیکن جواب نہیں آیا

چلو کوئی ی نہیں گھر جا کے اچھی طرح پوچھوں گا

لو بھلا یہ کوئی ی حرکت ہے ہم سارے باہر محترمہ کا انتظار کر رہے ہیں اور یہ گھر

پھونچی ہوئی ی ہیں یہ کوئی ی بات بہلا

وہ سوچتے سوچتے باہر نکل گیا

حویلی ویسی ہی خاموش اور پر اسرار کھری تھی

””““

یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی ایک سکینڈ پہلے تو وہ دونوں یہی تھے بے ہوش پرے اک دم

کہاں غائی ب ہو گ ئے

سب سے انمول کو ہوش آیا اور وہ اپے حواس کو قائی م کر کے بولی

مجھے کیسے پتا ہو میں نے بھی تم لوگوں کے ساتھ ہی ان لوگوں کے غائی ب ہونے کا پتا لگا

ہے ارتیج چڑ کر بولی

اے ے ے ے امل ہوش کر تم تو وہاں ایسے دیکھ رہی ہو جیسے ان کو زمین سے اگانے کا

ارادہ ہے

انمول امل کے اس طرح بت بنانا دیکھ کر اکتا کر بولی

امل کو انمول کی آواز ہوش میں لائی ی اس نے خاموش اور ویران آنکھوں سے ان سب کو

دیکھا اور پھر اس درخت کی طرف اور ایک دم اس کو ہر طرف اندھیرا نظر آنے لگا اور

وہ بے ہوش ہو گی

بے ہوش ہونے سے پہلے ایک ہی بات اس کے ذہین میں تھی

یہ کیسے ہو سکتا ہے

اے ے ے ے ے امل کیا ہوا امل ہوش کرو

امل کو یوں حواس کھوتے دیکھ کر وہ دونوں دوڑ کر اس کے پاس گ ئی ی اور ہوش میں لانے

کی کوشش کرنے لگیں

حرب اب کیا کروں دیکھوں اس کو ہوش نہیں آ رہا

انمول روتے ہوئی ے حرب سے بولی اس سے اپنی بہن کا یہ حال دیکھا نہیں جا رہا تھا

حوصلہ رکھو کچھ نہیں ہوا اس کو میں اس کے منہ پر پانی ڈالتی ہوں امید ہے کہ ہوش

میں آجائے گی

پانی پتا نہیں ذر واہ کب تک لے کر آتی ہے

نہیں نہیں میرے پاس ہے پانی

اور جب ہمیں ان دوبے ہوشوں کو ہوش میں لانے کے لیے پانی چاہیے تھا تو یہ پانی کہاں

تھا

اوہ تب تب تو میں بھول گ ئی تھی نہ حرب نے نرِے فخریہ انداز میں بتایا

اففففففف خرب کسی دن تیری یہی بھولنے کی عادت ہمیں مرواہی نہ دے انمول چڑِ کر

بولی اور حرب کے ہاتھ سے پانی کی بوتل جھپٹنے کے انداز میں لی اور امل کے منہ پر پانی کا

چھرکاؤ کرنے کے انداز میں پانی ڈالنے لگی

اس کو تو اب ہوش نہیں آ رہا حرب یار تم ایسا کرو اندر جاؤ اور ان دونوں کو بلا کر لاؤ

اس سے پہلے حرب اندر جاتی اس کو بلال خود واپس آتا نظر آیا جو کہ شکل سے کچھ

پرشان لگ رہ تھا

ے""

یہ میں حویلی کے اندر کیسے آ گئ میں نے تو باہر جانا تھا

ذرواہ کو اندر جا کر کسی گڑبڑ کا اندازہ ہوا

اندر صرف کھلے دروازے سے چاند کی روشنی ہی آ رہی تھی جس سے حویلی کچھ زیادہ

ہی پُراسرار لگ رہی تھی

مجھے واپس جانا چاہیے

اس سے پہلے کے وہ دروازے کی طرف مڑتی اس کو لگا کہ جیسے کوئی غیر مرئی

قوت اس کو باہر جانے سے روک رہی ہو

نہیں کچھ نہیں ہے ذرواہ بس تیرا وہم ہے

اپنے خوف کی وجہ سے وہ آس پاس کے ماحول کی طرف توجہ نہیں دے پائی ورنہ ضرور

چونکتی

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی لیکن اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی اس کو اپنے

گرد دھویں کا گھیرہ محسوس ہوا

ہر طرف دھواں ہی دھواں تھا یہاں تک کہ اُس کو اس کے اپنے ہاتھ بھی نظر نہیں آرہے تھے

اس کو لگا جیسے اس کا سانس بند ہو رہا ہو

اب اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی آخری چیز جو اس کو محسوس ہوئی وہ یہ تھی کہ وہ گر رہی ہے

اس کے بعد وہ کچھ محسوس نہیں کر پائی

اگر کر پاتی تو اس کو پتا لگتا کہ دو مہربان ہاتھوں نے اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی

تھام لیا تھا

”””“““ –

بلال کہاں گ ئے تھے اور ذروہ کہاں ہے

بس ذروہ کو ڈھونڈ رہا تھا

وہ تو بعد میڈم کا میسج آیا کے وہ گھر چلی گئی ہیں

اوہ اچھا! یاد آ گیا بلال تم جلدی چلو وہاں امل کو پتا نہیں کیا ہوا ہے ایک دم سے وہ

بے ہوش ہو گی ہے اور آنکھیں ہی نہیں کھول رہی

کیا ہوا ایک دم سے اسے کچھ اندازہ ہے تم لوگوں کو

بلال جلدی سے امل کے پاس پہنچا اور انمول سے پوچھا

مجھے لگتا ہے کہ ڈر کے بے ہوش ہوئی ہے

ڈر کے کس سے؟

وہ جو دو آدمی بے ہوش تھے نا ایک دم سے پتا نہیں کہاں غائب ہو گئے

چلو چھوڑو اُن کو ابھی تو اس کو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتے ہیں اس کی نبض بہت آہستہ

چل رہی ہے۔

بلال تم ایسا کرو اس کو گھر ہی لے کر چلو احمر سے کہنا وہ دیکھ لے گا انمول اپنے بھائی

کے شعبہ میں ہوتا ہے medical کا کہتی ہے جو

ہاں یہ بہتر رہے گا

چلیں پھر

چلو بلال امل کو اپنے بازوں میں اٹھاتے ہوئے بولتا ہے اور گھر کے راستے چل پڑتا ہے

وہ دونوں بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیتی ہیں

حرب ذاروواہ کا انمول کو بتا رہی ہوتی ہے کہ وہ گھر چلی گئی ہے

”””””””””””””””””‘ ’’’’’’’’‘‘‘‘‘‘‘’’’’’’’ ‘ ““““““““““““““““

افففففف میرا سر

ذرواہ کو جب ہوش آتا ہے تو اس کو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی اس کے سر پر

ہتھوڑا مار رہا ہے

شکر ہے ہوش تو آیا تمہیں

ذرواہ آواز کی سمعت میں دیکھتی ہے تو ساکت ہو جاتی ہے

ذرواہ نے آواز کی سمت دیکھا تو ساکت رہ گئ

اس کے سامنے ہی ایک خوبرو نوجوان کلاے رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہوئے کھڑا تھا جو

اس کے سرخ اور سفید رنگ پر بہت بچ رہی تھی اس کی آنکھوں کا رنگ گرے تھا جن

کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ان میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں

آپ انسان ہو کیا؟ ذرواہ اس کو بے خود دیکھتے ہوئے پوچھا

آپ کو کیا لگتا ہے؟

اب کی بار سامنے والے کی طرف کے سوال سے ذرواہ ہوش کی دنیا میں آئی

بس انسان نہیں لگتے

تو کیا لگتا ہوں

جن لگ رہے ہیں۔ ذرواہ نے اس کے سوالوں سے تنگ آکر کہا

کیا؟؟؟؟؟؟ آپ کو میں جن لگتا ہوں؟؟؟ سامنے والے کو تو صدمہ ہی ہو گیا کہ ظاہری سی

بات ہے اتنے حسین و جمیل لڑکے کو کوئی جن کہے تو صدمہ میں جانا تو بنتا ہے نہ اس کا

جی جن

اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟

بہت ہی نیک خیالات ہیں میرے اپنے بارے میں ذرواہ نے۔ گردن اکڑا کر جواب دیا

جیسے کہ؟

جیسے کہ میں بہت ہی پیاری معصوم اور خوبصورت لڑکی ہوں

مجھے تو آپ کہیں سے بھی لڑکی نہیں لگتی

ہائے ئے ئے ئِے تو کیا لگتی ہوں

چڑیل لگ رہی ہو

ذرواہ کا تو اس کے چڑیل کہنے سے منہ ہی کھل گیا مطلب کیسی لڑکی یعنی معصوم

لڑکی کو اس کے منہ پر چڑیل کہنا کتنی بُری بات ہے نا

میں چڑیل لگ۔۔۔۔ اور ایک دم ذرواہ کو یاد آیا کہ اس نے تو اپنا منہ بھی نہیں دھویا لیکن

کیوں نہیں دھویا اس سے پھر اس کو آہستہ آہستہ وہ سب آیاد آنے لگا جسے وہ فراموش

کیِ ہئے ہوئے تھی

میں کہاں ہوں ؟ اور آپ کون ہیں ؟

ایک دم اس کو احساس ہوا کے وہ اپنے گھر اپنے کمرے میں نہیں ہے اور کسی اجنبی سے

بلاوجہ بحث کر رہی ہے

میں ذین ہوں اور تم حویلی کے اندر ہو

ایک دم سے ذین کا لہجہ سخت ہوا جس سے وہ مزید خوفزدہ ہو گئ

یہ نہیں ہو سکتا! مجھے واپس جانا ہے

نہیں تم واپس نہیں جا سکتی یہ بات جتنی جلدی ہو سکے اپنے دماغ میں بیٹھالو

نہیں نہیں مجھے واپس جانا ہے مجھ۔۔۔

اس پہلے وہ مزید کچھ کہتی دھویں نے پھر اس کو چاروں اطراف سے گھیر لیا جس سے

وہ دوبارہ بے ہوش ہو گئ

ذین نے پھر اس کو بستر پر لیٹا کر اس پر چادر درست کرتا ہے اور اس کو بے تاثر نظر سے

دیکھتا ہوا کمرے سے باہر چلا جاتا ہے

چلو حرب جلدی سے اندر جا کر ہمیں اشارہ کرو کہ راستہ صاف ہے کہ نہیں

بلال حرب کو کہ کر خود امل اور انمول کو لے کر دیوار کی اوٹ میں ہو گیا

حرب نے اندر جا کر ان کو راستہ صاف ہونے کا اشارہ کیا

وہ دونوں اشارہ ملتے ہی اندر کی طرف چل پڑے اور چھپتے چھپاتے انمول اور امل کے

کمرے میں پہنچے

انمول تم ایسا کرو حمزہ کو بلالو اور حرب تم اپنے کمرے میں جاؤ اس طرح اگر کوئی ی ہم

سب کو ان کے کمرے دیکھے گا تو وہ جو ہم اللہ اللہ کر کے بچے ہیں پھر پکڑے جائیں گے

اچھا ٹھیک ہے میں جاتی ہوں حرب یہ کہتے ہوئی ے حمزہ کے کمرے میں بُلانے چلی جاتی

ہے اور ان کو مختصر سا بتاتا کر انمول کے کمرے میں جانے کا کہ کر اپنے کمرے طرف میں

چلی جاتی ہے

-

کیا ہوا ہے اسے حمزہ ؟

انمول بے چینی سے حمزہ سے پوچھتی ہے جو امل کا چیک اپ کر رہا ہوتا ہے

اس کو کسی بات کا شوکڈ لگا ہے

تواب کیا ہو گا کب تک اس کو ہوش آئی ے گا

اب کی بار بلال پوچھتا ہے

میں اس کو سکون آور انجیکشن لگا دیا ہے امید ہے کے صبح تک اس کو ہوش آجائے گا

چلو اچھی بات ہے انمول تم بھی اب سو جاؤ

آؤ حمزہ ہم بھی اپنے کمرے چلتے ہیں

بلال حمزہ کو اس کے کمرے تک چھوڑ کر ذرواہ کے کمرے میں جاتا ہے جہاں وہ مزے سے

سو رہی ہوتی ہے

میری چھوٹی سی آفت کی پر کالا تمہاری تو میں صبح خبر لیتا ہو اور اس کے سر پر بوسا

دے کر وہ کمرے سے نکل جاتا ہے

بلال کے جاتے ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں جو کہ اس وقت مکمل طور پر سیاہ رنگ

کی تھیں

صبح ہوتے ہی انمول نے امل کو ہوش میں دیکھا تو اس نے بھی سکون کا سانس لیا

ویسے تمہیں ہوا کیا تھا

پتا نہیں مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا

اچھا کوئی بات نہیں تم دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالو آو ناشتے کی میز سب انتظار کر رہے ہیں

اچھا چلو پھر۔۔

ناشتے کی میز پر سارے بیٹھے ہوئے تھے سوائے ان دونوں کے

سربراہی کرسی پر داجی [چوہدری شمس صاحب] بیٹھے ہوئے تھے ان کے ایک طرف ان کے بڑے بیٹے اور اسکی بیوی (احمد اور شہلہ حمزہ اور انمول۔امل جو جڑوہ بہینے ہیں کے امی ابو) پھر ان کے ساتھ ہی ان کے چھوٹے بیٹے

(عثمان صاحب بلال اور ذرواہ کے ابو) پھر ان کے ساتھ ہی ان کی بیٹی (عائی شہ بیگم حرب اور حزیفہ کی امی جو (شادی کے چھ سال بعد ہی بیوہ ہو گی تھی

ساری نوجوان پارٹی ان کے بلکل سامنے اچھے بچوں کی طرح معصوم سی شکل بنا کر بیٹھی ہوئی ی تھی جیسے ان سے جیسا شریف اور بھولا تو اس دنیا میں کوئی ی ہے ہی نہیں

آج خیر تو ہے میرے گھر کی دونوں بلبلیں اتنی خاموش کیوں ہیں

داجی امل اور ذرواہ کو دیکھتے ہوئے بولے جو اپنی اپنی جگہ خلافِ معمول بہت خاموش اور گم سم ہو کر بیٹھی ہوئی تھی

کچھ نہیں دا جی بس ایسے ہی دادی جی (شہانہ بیگم) کی یاد آرہی تھی

دو دونوں ایک ساتھ بولی

دادی جی کے کے ذکر پر سب افسردہ ہو گ ۓ جن کو گزرے ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا

بیٹا یاد تو سب کو آتی ہیں ان کی اس کو بھی مجھے تنہا کرنے کی بڑی جلدی تھی دا جی دادی جی کو یاد کرتے ہوۓ بولے

پر داجی میں نے اُن کو میں نے رات کو خواب دیکھا تھا یہ جو ہمارے گھر کے پچھلے طرف پر اسرار سی حویلی نہیں وہ اس کی طرف اشارہ کر کے کچھ کہہ رہی تھی اور بہت پریشان بھی تھی

امل کی بات سن کر سب سوائے زرواہ کے کھانہ چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگے

ویسے داجی یہ حویلی ہے کس کی آپ کو پتا ہے؟

حرب چپ کر کے کھانہ کھاو اب مجھے کسی کی آواز نہ آئے

اس سے پہلے داجی حرب کی بات کا جواب دیتے عائشہ بیگم نے حرب کو چپ کروایا اور ایک ناراض نظر داجی کو دیکھا

ان سب باتوں کی وجہ سے کسی نے زرواہ کی طرف توجہ نہیں دی جس کے ہونٹوں پر عجیب سی پراسرار مسکراہٹ تھی

چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کہاں جائے

ابھی ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا کہ اس کو یوں لگا کہ نیچے زمین نہیں ہے اور وہ نیچے

گہری کی طرف گرتی جارہی ہے

ایک دم اس کے آنکھ کھول گی اس کا پورا منہ پسینے سے بہ رہا تھا

شکر ہے خواب تھا

اس کے حواس تھورے کام کرنا شروع ہوئے تو اس نے دھیان دیا کہ وہ ابھی تک اس ہی حویلی میں اس ہی کمرے میں ہے

یکدم اس کو کل والے لڑے کا خیال آیا

کیانام تھا اس کا

ا مممممم ہاں یاد آیا جن

نہیں جن تو نہیں تھا

کیا تھا کیا تھا ز سے شروع تھا

زارون۔۔۔۔۔

بندے کو زین کہتے ہیں

ذرواہ نے آواز سن کر آواز کی سمعت دیکھا تو وہی رات والا لڑکا سامنے والے صوفے پر بیٹھا اس کو اپنا نام بتا رہا تھا

اوے ے ے جن تم پھر

ارے پھر جن ابھی تو آپ کو اپنا نام بتایا بندے کو زین کہتے ہیں

جو بھی کہتے ہیں مجھے یہاں سے جانا ہے

دیکھے مس ذرواہ میں نے پہلے بھی کہاں تھا اور اب بھی کہہ رہا ہو جتنی جلدی ہو سکے اس خیال کو اپنے دماغ سے نکال دیں

میں کیوں نکال دوں؟ اور میرا نام کیسے پتا لگا تمہیں؟

مجھے تو سب پتا ہے آپ کے بارے میں کہ آپ کے والد کا نام عثمان اور والدہ کا نام شازیہ ہے آپ دو بہن بھائی ہیں آپ کے parents کی divorced ہو چکی ہے آپ اپنے والد کے ساتھ رہتی ہو اور آپ کی والدہ نے دوسری شادی کر لی ہوئی ہے اور بھی بہت کچھ پتا ہیں کہتی ہیں تو وہ بھی بتا دوں

زین ذرواہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو منہ کھولے اس کو دیکھ رہی ہوتی ہے

اور اگر آپ اپنے پیاری بھائی ی کی بہتری چاہتی ہو تو چپ چاپ میری بات مانو آئی ی سمجھ

ذرواہ جلدی سے ہاں میں سر ہلاتی آخر بات اس کے پیارے بھائی ی کی تھی

اب جلدی سے سامنے واشرم ہے وہاں کپڑے رکھ دیے ہیں آپ کے آپ فرش ہو جائیے good girl
وہاں جا کر میں اتنی دیر میں آپ کے لیے کھانے کو کچھ لاتا ہوں

ہمیشہ سے بھوک کی کچی ذرواہ کی آنکھیں کھانے کے نام پر چمکی اور جلدی سے واشرم چلی جاتی ہے

اس امید کے ساتھ خود کو پرسکون کر لیتی ہے کہ اُللہ جو بھی کرتا ہے ہماری بہتری کے لیے کرتا ہے اس کو بس اپنے گھر والوں کی فکر ہوتی ہے کہ اس کی غیر موجودگی ان کے لیے پرشانی کا باعث ہو گی

ویسے ایک بات تو بتا

ہاں پوچھ

یار بلال تم نے ایسا کیا کر کے گ ۓ تھے کے داجی کا مخبر (خاور) بھی تم لوگوں کے کارنامے سے بے خبر رہا

حمزہ کے سوال پر حزیفہ اور بلال کے دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے اس کو بتاتے ہیں کہ کیسے انہوں نے اس کی چائے میں نیند کی گولی اس کے پانی میں ڈال کر نکلے تھے کہ وہ بچارہ ابھی تک مست ہو کر سو رہا ہے

اچھا تم لوگ باتیں کرو میں ابھی آتا ہوں

بلال ذواہ کو لان میں جاتا دیکھ کر اس کے پیچھے جاتا ہے تا کہ اس کی خبر لے سکے

اوے ے ے ے ے ے ذرواہ بی بی کیا آپ مجھے بتانا پسند کو گی کے رات کو آپ ہمیں بتائے بغیر اکیل گھر کیوں گ ئی ی

نہیں میں نہیں بتانا کچھ

زرواہ نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوے کہا

اور وہ کیوں؟

تھوڑا انتظار کرو وقت آنے پر خود جان جاؤ گے

یہ کہتے ہوئے وہ اندر چلی گی

بلال حیران پریشان سا اس کو جاتے ہو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس سے پہلے ذرواہ نے اس سے کبھی کوئی ی بات نہیں چھپائی تھی اور نہ ہی اس سے تو کیا کسی سے بھی اس لہجے میں بات نہیں کی تھی

....

اس کا کھانا کمرئے میں ہی پڑا ہو تھ

کھانا کھاتے ہوئے اسکو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کو بڑی گہری نظروں دیکھ ھو لیکن' اس نے کمرے میں ک ئی بار بھی چیک کیا اس کوئی ی کمیرا یا کوئی ی وجود نہ ملا نہ یی نظر آیا تھا

کرنے کو اور کچھ تھا نہیں تو اس نے کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا اس کو یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی ہوئی ی کے یہ کمرا اس کے اپنے کمرے سے کافی ملتا جولتا تھا بس اس کے کمرے میں رنگ گلابی کیا گیا تھا جبکہ اس کمرے کا رنگ نیلا تھا باقی ویسے ہی بیڈ کے سامنے دیوان اور اس کے سامنے صوفے سیٹ کی ئے ہو تھے نیچے carpet بیچھا ہوا تھا ایک سٹڈی ٹیبل اور چیر رکھی تھی باقی کمرا ویسا ہی اس کے کمرے جیسا سادہ تھا

حیرت کی بات ہے اتنی پرانی حویلی اور اتنی صاف ہے جیسے یہاں کوئی ی گرد مٹی آ ہی نہیں

ہووووووا ابھی تو سو کے اُ ٹھی ہوں پھر نیند آ رہی ہے

خیر میں اور کرنا کیا ہے سو ہی جاتی

یہ کہتے ہوئے ہی وہ دوبارہ بستر میں لیٹ کر مینٹ میں سو جات ہے

ذرواہ کیا کر ہی ہو ؟

حرب جسکو اکثر رات کے وقت بہت پیاس لگتی ہے اور اس کا پانی کا جگ بھی جلدی ختم ہو جاتا تھا جسس کو بھرنے کے لے اس کو اکثر اُٹھنا پر تا تھا آج بھی جب وہ پانی بھرنے کے ل ئے کچن میں تو ذرواہ کو پہلے سے ہی کچن میں دیکھ کر پوچھا اُس سے

بنا رہی ہو کھاؤ گی Finger chips

پر تھا جبکہ حرب کا فرج کی cutting board والی سائی ڈ پر cooking range ذرواہ کا منہ اور دیھان طرف تھا

سے کون کافر منع کر سکتا ہے chips ہاں اوے ے ے یہ بھی کوئی ی پوچھنے کی بات ہے

کا مزہ ہی نہیں آتا chips پر مایونس تو ختم ہو گ ئی ہو اس کے بغیر تو

یہ کہتے ہوئے وہ ذرواہ کے پاس جاتی ہے لیکن پاس جا کر اُس کی آنکھیں یہ دیکھ کر خوف کی وجہ سے پھٹنے والی ہو جاتی ہیں کے وہ آلو کی جگہ اپنی انگلیاں کاٹ کر فرائی کر رہی ہوتی ہیں اور فرائی ی پین میں بھی آئی ل کی جگہ خون ہی خون ہوتا ہے جن میں انگلیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے تہرتے ہو نظر آرہے ہوتے ہیں

یہ دیکھو مایونس

ابھی اس پہلی صورتِ حال سے ہی نہیں سمبھلی تھی کے ذرواہ کے کہنے پر دوبارہ اس کی طرف ہمت کر کے دیکھتی ہی اب کی بار تو اس کی سانس ہی رک گی کیونکہ وہ اپنی ایک آنکھ سے اس کو دیکھ رہی ہوتی ہے جبکہ وہ نکال چکی ہوتی ہے اب اس کی ایک آنکھ پوری سفید ہوتی ہے eye ball دوسری آنکھ کا

ایک آنکھ تمہاری ایک میری ایک ہاتھ تمہارا ایک میرا چلو اب جلدی سے ہاتھ آگے کرو

(ن ن ہی ں مم یں نن ہ یں کک ھانی ہہ ئے (نہیں میں نہیں کھانی

حرب اٹک اٹک کر بہت مشکل سے جواب دیتی ہے

اب تو تمہیں کھانیں پڑنی ہے

(نہیں ں ں س مج مجھ مج مجھے نن ید آرہی ہ ے مم سونے جاانا ہے (نہیں مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونے جانا ہے

سے کون کافر منع کرتا ہو یہ کہہ کر ذرواہ زبردستی اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنی ننھی ننھی اُنگلیوں Finger chips سے کاٹنے لگتی ہے ابھی زرہ سا کٹ ہی لگاتی ہے کہ حرب زور زور سے چیخنا شروع کر دیتی ہے اور ڈر اور درد کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے

کیا ہوا کیا یوا اس کی چیخ کی آواز سن کر سب دورتے ہوئے کچن میں آتے ہیں

حرب گڑیا آنکھیں کھولو حزیفہ اس کا منہ پیار سے تھاپاتے ہوئے کہتا ہے

نہیں بھائی ی مجھے ڈر لگتا ہے

دیکھو گڑیا ہم سب ہیں نہ یہاں کچھ نہیں ہو گا تم بس آنکھیں کھولوں

حزیفہ کے کہنے پر وہ ڈر ڈر کے آنکھیں کھولتی اور جہاں سب اس کے ارگرد جمع ہوتیں ہیں ان سب کو دیکھنے کے بعد وہ دوبارہ اُس طرف دیکھتی ہے جہاں ذرواہ کھڑی ہوتی ہے لیکن وہاں اب کوئی ی نہیں ہوتا البتہ خون ابھی بھی ہوتا یے

حرب بیٹا بتاؤ نا اب کہ عائی شہ بیگم پوچھتی ہیں

اس سے پہلے وہ جواب دیتی بلال کی نظر اس کے ہاتھ پر جاتی ہے جو پورا خون سے بھرا ہوتا ہے اس کے کہنے پر سب کے ساتھ اس کی بھی نظر اپنی ہاتھ پر جاتی ہیں جو واقع خون سے بھرا ہوتا ہے پھر اس کی نظر بلا ارادہ سے اوپر اُٹھتی ہے جہاں ذرواہ دروازے پاس کھڑی ہوتی ہے اور اس کو دیکھ کر مسکرا رہی ہوتی ہے

کون کیا کہہ رہا ہوتا ہے اس کو کچھ سمجھ آ رہی ہوتی اور اگلے ہی پل وہ گرنے لگتی ہے کہ حزیفہ جلدی سے اپنی بہن کو پکڑ لیتا ہے

جلدی کرو اس کو ہاسپٹل لے کر جانا ہے داجی حزیفہ کو کہتے ہیں اور سوائے طائی جان بلال اور لڑکیوں کے سب ان کو دعا کرنے کا کہہ کر ہاسپیٹل چلے جاتے ہیں

اور ذرواہ وہی کچن کے دروازے کے پاس

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے کیا ہوا ہے میری بچی کو

عائشہ بیگم بے چینی سے حزیفہ اور بڑے ابو کی طرف بھڑتے ہوئے جو ڈاکٹرر کے آفس سے ابھی نکلے تھے

کچھ نہیں ہوا امی آپ پرشان نہ ہو ورنہ پھر آپ کی طبیت خراب ہو جائے گی

کچھ ہو تا مجھے جو میں نے پوچھا ہے مجھے بس اس کا سچ سچ جواب دو آئی ی سمجھ

بس وہ ٹنشن کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی

حزیفہ نظریں چراتے ہوئے جواب دیتا ہے

میں نے کیا کہا تھا کہ مجھے سچ جواب چاہیے

عائشہ سچ جان کر کیا کرنا ہے تمہاری تسلی کے لیے یہ بات کافی نہیں کے وہ ٹھیک ہے اب تھوری دیر تک اس کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر تم اس سے مل لینا

نہیں یہ بات میری تسلی کے لیے کافی نہیں مجھے جانا ہے

تو پھر سنو وہ درد اور خوف کی وجہ سے بیہوش ہوئی ہے اور اس کے ہاتھ پر خون اس لیے تھا کیوں کہ اس کے سیدھے ہاتھ کے

.... بڑے ابّو بسس کریں پلیز اپ دیکھ نہیں رہے کے ممی کی طبیعت سہی نہی ہے پھر بھی آپ

نہیں میں ٹھیک ہوں مجھے بس اپنی بچی پاسس جانا

اچھا امی جب اس کو ہوش آئے گا پھر آپ مل لیجے گا ابھی آپ دا جی کو لے کر گھر جائے ان کی طبیعت سہی نہیں لگ رہی

اچھا ٹھیک ہے لیکن بس مجھے اتنا بتا دو اس کے ہاتھ کو کیا

حزیفہ نے جس نے ابھی سہی سے شکر کا سانس بھی نہیں لیا تھا کہ ان کا دیھان حرب ہٹا ان کی آس بات پر پھر سے رک گیا تھا

امی اس کے الٹے ہاتھ کی سارے ناخون غائی ب ہیں

اس نے اپنی آنکھیں بند کر کہ ایک ہی سانس میں ان کو بتایا کہ اس کے بغیر اس میں ان کو بتانے کی ہمت نہیں تھی اس دوران بڑے ابو بلکل خاموش تھے

کیسی یاااا انہوں نے بڑی مشکل سے اپنی چیخ کو روکا جبکہ آنسو ان کی آنکھو سے مزید روانی سے نکلنے لگے

مگر یہ ہوا کیسے

امی مجھے نہیں پتا وہ ہوش میں آئے گی تو ہی بتائے گی کہ اُس کہ ساتھ کیا ہوا

اب سب کو بس حرب کہ ہوش میں آنے کا انتظار تھا

کیا بات ہی تیری ذرواہ کیا نشہ کر رہی ہو جو اتنا سو رہی ہو شرم کرو یہاں تم مزے سے سو رہی ہو وہاں تمہارے لیے گھر میں سب پریشان ہونگے

آج آنے دو اس زین صاحب کو ایک تو کھانا دن میں ایک بار دیا دوسرا مجھے یہاں بلا وجہ قید کر دیا ہے اور سونے پر سہاگہ مجھے میرے بھائی ی کی دھمکی دیے رہا تھا

ہمشہ کی طرح وہ کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگاتے ہوئے خود دے باتیں کرنے میں مصروف تھی کہ ایک دم زین کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر چونک گ ئی آج اس نے اپنی آنکھوں کے ہم رنگ ٹی شرٹ اور گرے ہی رنگ کی پینٹ پہن رکھی تھی جو اس پر بہت بچ رہی تھی

آج تو یہ بات ثابت ہوئ ی

ذین جو بڑی دلچسپی سے اس کو دیکھ رہا تھا جس پر نیلا ے رنگ فراق بہت اچھا لگ رہا تھا اس کہ بال جوڑے میں بندھے تھے کمرے میں یہاں سے وہاں جانے اور غصے سے اس کی چھوٹی سی ناک لال ہو گی تھی چہرا ابھی لال لال تھا ذرواہ کی آواز سے وہ ہوش میں آیا

کیا بات

یہی کہ آپ جن ہو ایک دم سے پتا نہیں کہاں سے ٹپک پرتے ہو

میں کوپانی تھوری ہوں جو ٹپکوں اور رہی بات جن کی تو وہ بھی نہیں ٹپکتے آئی ی بات تمہاری اس چھوٹے سے دماغ میں کہ نہیں

ذین کے اس کے سر پر انگلیوں سے دستک دینے کے انداز سے کہتا ہے

اوے ے ے سائی ڈپر کرو اپنا ہتھوڑا اتنی زور سے لگتا ہے

آپ کو مسلہ کیا ہے کبھی مجھے جن بنا دیتی ہو کبھی میرے ہاتھ کو ہتھورا آپ ایک ہی بار میں کیوں نہیں فصلہ کر لیتی کہ میں کیا ہوں

مجھے مسلہ یہ ہے کہ مجھے اپنے گھر جانا ہے آخر مجھے یہاں قید رکھنے کی کوئی ی وجہ تو بتاؤ میرا کیا قصور ہے

ایک دم اونچی آواز سے کہتے ہوئے آخر میں وہ روونے لگی

ذین کو اس کا رونا اچھا نہیں لگ رہا ہوتا اس کو تو وہ بس لڑتے ہوئے اچھی لگتی ہے جب اس کی ناک غصے سے لال ہو جاتی ہے اُس وقت اس کا دل کرتا ہے کہ زور سے اس کی ناک دوبائے لیکن اس کا رونا اسے تکلیف دے رہا تھا

اچھا اچھا پہلے رونا بند کرو پھر آپ کے سوال کا جواب دوں گا

میں تو نہیں رو رہی

وہ جلدی سے اپنی ہتھلی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتے ہے

اس کہ ایسے کرنے سے وہ اتنی مصوم لگتی ہے کہ ذین کا دل کرتا ہے کہ اس کو اپنے دل میں چھپا لے جہاں وہ سارے تکلیفوں۔ دکھوں سے مہفوظ رہے لکین اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لے دل پر جبر کرتے ہوئے کہتا ہے

آپ کو تھوڑا عرصہ یہاں رہنا ہو گا اس کہ بعد آپ یہاں سے جا سکتی ہیں (ہمشہ کے لئے) آخری بات وہ دل میں کہتا ہے

اچھا سنیے

ذین جو جانے لگتا ہے اس کہ سوال پر مڑے بغیر کہتا ہے

جی

کیا آپ مجھے دو وقت کھانا دیں۔۔۔۔

وہ صرف سر اثبات میں ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے اور جلدی سے باہر نکل جاتا ہے اس کو ڈر لگتا ہے کہ اگر وہ مزید اس کے پاس رہاتو اس کا دل اس کی بغاوت کرے گا

مجھے جلد سے جلد اس کام کو ختم کرنا ہو گا دل میں سوچتے ہوئے وہ جلدی سے حویلی سے باہر نکل جاتا ہے

آپ نے وہ کیا ہے جو میں نے کہا تھا کیونکہ اس کہ بغیر آپ کا کوئی ی کام نہیں کرنا

کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں

ذرہ بھی نہیں

چلو کوئی ی نہیں تمہارے کام کل تک مکمل ہو جائے گا میرا کب ہو گا؟

جب میرا کام مکمل ہو جائے گا تو میں بتادوں گا کہ کب تک ہو گا تمہارا کام مکمل

یہ کہتے ہی وہ وہاں سے چلا جاتا ہے

اور وہ عورت دوبارہ سے اپنا کا شروع کر دیتی ہے

وہ دوڑی جا رہی تھی لیکن دوبارہ واپس اپنے آپ کو اسی جگہ پا کر تھک کر وہیں بیٹھ گئ

اس اسٹور سے نکلنے کا کوئی ی راستہ تو ہو گا

اس سے پہلے وہ مزید کچھ سوچتی اس کو اسٹور میں موجود صندوق سے کچھ آوازیں سنائی ی دی

شاید اس میں سے باہر نکلنے کا کوئی ی راستہ ہو یہ سوچتے ہوئے وہ جلدی سے صندوق کے پاس جا کر اس کا ڈھکن جلدی سے کھول کر اندر دیکھتی ہے

صندوق کے اندر ایک سرنگ بنی ہوتی ہے اس پہلے کہ وہ کچھ اور دیکھتی اس کو یوں لگا کہ جیسے اس میں سے کوئی ی باہر آرہاہے اب کہ ذرا غور سے دیکھا تو اس کی جان ہی نکل گئی اور وہ جلدی سے پیچھے ہوئی ی

صندوق میں اس کو ایک لڑکی نظر آئی ی تھی جو اپنے بڑے بڑے خونی ناخنوں سے باہر آرہی تھی اس کے سارے بالوں نے اس کے منہ کو ڈھانپ رکھا تھا(اگر وہ اس طرح کی کوئی ی چڑیل کسی فلم میں دیکھتی تو ضرور اس پر ہنستی کہ دیکھنا ابھی یہ کسی دیوار سے خود ہی ٹکڑا کر خود ہی مر جائے گی کسی کو اس کو مارنے کی ضرورت ہی نہیں پڑنی)لیکن اب اس کو ہنسی تو دور کی بات سانس بھی سہی سے نہیں آرہا تھا

وہ لڑکی اب باہر نکل آئی ی تھی

اور اس کے سر اور کمر کا رخ اوپر زمین کی طرف کر کے کتے جیسی چل کر اس کی طرف آ رہی تھی اس کے اس طرح کرنے سے اس کے بال منہ سے ہٹ گ ئے تھے اب اس کا چہرا واضح ہو گیا تھا

وہ ذرواہ تھی جس کی آنکھں پوری سیاح تھی جن میں سے خون نکل رہا تھا اس کا منہ کسی مردے کی طرح گلا ہوا تھا اس کی اس کے باچھیں پوری کھلی ہوئی ی تھیں

دیکھو چڑیل زرواہ اگر تمہارے منہ درد ہے تو ڈاکٹر کے پاس جاؤ میں ڈاکٹری کا الف ب نہیں آتا (ویسے ڈاکٹر میں الف ب آتا بھی نہیں)

لیکن وہ پھر بھی اس کی طرف بڑھ رہی تھی

مطلب تمہیں میرا مشورہ پسند

اس کو مسلسل اپنی طرف بھڑتا دیکھ کر وہ کہتی ہے اس سے پہلے کہ وہ مزید اس کی طرف بھرتی اس نے اپنی حواس کو قائی م کیا ابھی وہ دوڑنے ہی لگی تھی کہ اس بلا نما ذروواہ نے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور اپنے لمبے ناخون اس کی ٹانگ میں کھبو دیے

درد اتنا تھا کہ اس سے چیخا بھی نہیں جا رہا تھا

اب کے اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کے ناخن بھی اس کی دوسری کھبو دی ئے

اس سے پہلے کہ وہ مزید اپنے خونی ناخنوں کا استعمال کرتی اس نے جلدی سے پاس پڑے بلے کا استمال کیا اور اس کے سر پر مار دیا اس کے اس طرح کرنے سے اس کی ٹانگ اُس کی گرفت سے آزاد ہوئی ی

وہ جلدی سے بازؤں کی مدد سے خود کو گھسیٹ کر اس سے دور ہوئی ی

وہ بھی اب کی بار کھڑی ہو کر اس کو غصے سے دیکھنے لگی اس کے سر سے بھی خون نکل رہا تھا اس تک جانے سے پہلے اس نے اسٹور میں موجود اکلوتا بلب بھی تور دیا اور اب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا

ہاں لیکن اس کو اُس کا سایہ نظر آرہی تھا ڈر کی وجہ سے اس نے اپنی آنکھیں بند کرلی کہ نن تو اب اس میں دوڑنے کی ہمت تھی اور نہ ہی چیخنے کی

ایک دم اس بلہ کی چیخ سے اس نے آنکھیں کھولیں لیکن اس کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہوا ہے

ویے کھوتی دی کھر ایں آخری سی تو ایں وی توڑ دیتا ہُن نوا بلب کھتوں آوئے گا ترے کول تے بس خون ہی ای تے بلب تے خون نال نہیں آندا

اس آواز کہ خاموش ہوتے ہی پھر سے اس بلا کے چیخنے کی آواز آتی ہے اور وہ بلا دھواں بن کر دوبارہ اس صندوق مں چلی جاتی ہے صندوق کا ڈھکن خود با خود بند ہو جاتا ہے

وہ جو ابھی تک یہ سمجھ رہی ہوتی ہے کہ یہ آواز اس کا وہم ہے اس بلہ کے جاتے ہی اس کی نظر اس طرف جاتی ہے جن کے آنے سے کمرے میں عجیب سی سکون دینے والی روشنی ہو گئی تھی

دادی آپ-----

“““““““““““““““““““““““““““““““””””””””””””””””””””””””””””””

ذین کے جاتے ہی وہ باتھ روم میں فرش ہونے چلی جاتی ہے

اب کی بار وہ گرے اور کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنتی ہے بال کو ٹاول میں لپیٹ کر باہر نکل کر آتی ہے اپنی سوچوں میں گم وہ یہ نہیں دیکھتی کہ ذین بھی کمرے میں موجود ہے

ذین جو اس کے لیے کھانا لے کر آتا ہے تو اس کمرے میں وہ نظر نہیں آتی باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی ہوتی ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ وہ باتھ روم میں ہے اور اس کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ اس کو باہر آتا دیکھتا ہے

اس کو وہ بہت الجھی الجھی اور اداس لگتی ہے

پتا نہیں کیوں لیکن اُس کو اس کی خاموشی اور اداسی اچھی نہیں لگتی

اپنی موجودگی کا احساس کروانے کے لے وہ اپنا گلا کھنکھارتا ہے

وہ گھر والوں کے بارے میں سوچ رہی ہوتی ہے کہ کسی کی کھنکار سے ہوش میں آتی ہے تو دیکھتی ہے کہ ذین اسی کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے

یکدم اس کو احساس ہوا کہ وہ دوپٹے کے بغیر ہے جلدی سے اس نے اپنا دوپٹا بیڈ سے پکڑ کر لیتی ہے

اس جلدی کے چکر میں اس کا ٹاول اس کے سر سے اتر جاتا

سسی

یہ آپ کے ماتھے پر کیا ہوا ہے

ذین جو اس کی بوکھلاہٹ دکھتا ہے تو نظروں کا رخ بدل لیتا ہے لیکن اس کی سسی کی آواز سن کر دوبارہ اس کی طرف دیکھتا ہے جس نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا ہوا تھا

ذین اس کا ہاتھ اس کے ماتھے سے ہٹاتا ہے تو اس کی نظر اس کے ماتھے پڑتی ہیں جہاں گہرے نیل پڑے ہوئے تھے

دادی آپ۔۔۔یہاں کیسے آپ تو۔

اس سے آگے اس سے بات پوری نہیں ہوئی

ہاں۔پتر میرے کولوں ایں گل ہن نہ پوچھی کہ میں ادھر کینج آئی بس جیڑے کام دی گل آ اوسن جیڑی کم دی گل اے میں اوہی کراں گی میرے کول بوہتا وقت نہ ہیگا

ہاں بیٹا میں یہ اب یہ بات نہ پوچھی کہ میں یہاں کیسے ہوں جو کام کی بات ہے وہی کروں گی میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے)

سوال تو بہت تھے دماغ میں لیکن پھر بھی اس نے سر اثبات میں ہلایا

پت ایں جگہ پہچاندی آ

(یہ جگہ پہچانتی ہے)

نہیں دادی مجھے بلکل اندازہ نہیں کہ میں کہاں ہوں

ہن غور نال میری گل سن جس جگہ تو بیٹھی ہے اے اوحی حویلی ہے جو ساڈھے کھر دے پچھلے پاسے ہے (اب غور سے میری بات سنو یہ وہی حویلی ہے جو ہمارے گھر کے پیچھے کی طرف ہے

اس کا مطلب میں اُس پر اسرار سی حویلی کے اسٹور میں ہوں مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے

آہو او تھے ہی ہے تو ہن کدو تے کنج دے چکر تے نہ جا جیری گل ہن میں تینو دسن لگی یا ای گو ر نال سنی تے عمل کریں

ہاں اُدھر ہی ہو تم کب اور کیسے جسے چکروں میں نہ جانا اب جو میں تمہیں کہنے لگی ہوں اس کو غور سے سنانا اور (اس پر ہی عمل کرنا)

ڈاکٹر پیشنٹ کو ہوش آ رہا ہے

حرب۔

حرب کیا آپکو ہماری آواز آرہی ہے

وہ آنکھیں کھولے اپنے آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے کہ اس کو پھر ڈاکٹر کی آواز آتی ہے

حرب آپ اب کیسا فیل کر رہی ہیں

میری ٹانگیں۔۔۔۔

کیاہوا آپ کی ٹانگوں کو؟ کیادرد ہورہاہے ٹانگوں میں؟

وہ اثبات سرہلادیتی ہے

اوہ یہ کب ہواابھی تھوڑی دیر پہلے ہم آپ کو چیک کر کے گ ۓ تھے تب تو یہ نہیں تھااس کو دیکھ کر تو یوں لگ رہاہے کہ آپ کی ٹانگ میں کوئی ی بہت گہرا کٹ لگاہو

کیادوسری ٹانگ میں بھی ہے

جی

اوہ مائی ی گاڈ یہ تو خراب ہو رہا ہے اس کا تو فورن اوپریشن کرنا پڑے گا

ڈاکٹر اس کی ٹانگ دیکھ کر کہتا ہے جس میں زخم کے پاس کا حصہ کالا کالا ہوا ہوتا ہے

آپ نے جو بھی ٹریٹمینٹ کرنا ہے کر کے مجھے جلدی سے ڈسچارج کریں مجھے بس اپنے گھر جانا ہے

(اس کے دماغ میں صرف دادی جی کی باتیں گھوم رہی ہوتی ہیں)

چلیں ہم آپ کے گھر والوں سے پرمیشن لے کر کا آپریشن شروع کر دیں گے۔ویسے آپ یاد ہے کہ کیسے کس نے آپ کے ناخن نکالے اور اور آپ کی ٹانگ کو زخمی کیا

مجھے نہیں پتا

اس نے آنکھیں بند کر کے اپنی ٹانگوں سے اٹھتی ٹیسوں کو ضبط کرتے ہوئے کہا

باہر جا کہ ڈاکٹر نے اب کی بار صرف بڑے ابو کو اندر بلا کر ساری بات بتائی ی اور آپریش کی پرمیشن ملتے ہی اس کی تیاری شروع کرنے لگے

اس دوران کس طرح بڑے ابو نے یہ بات باہر سب کو بتا کر کس طرح عائی شہ بیگم کو سمبھالا تھا یہ بس وہی جانتے تھے

کچھ نہیں ہوا بس نہاتے ہوئے پاؤں مُڑ گیا تھا تو سر دیوار کے ساتھ ٹکرا کر ہو گیا ہی شاہد

یہ شاہد سے کیا مطلب ہے

میرا اماما ہے شاہد

(اس نے تنگ آ کر کہا(لو یہ بھی کوئی ی بات ہوئی ی جناب کو شاہد کا مطلب نہیں پتا

میں سنجیدہ ہوں

جہاں تک مجھے پتا ہے تم نے اپنا نام ذین نہیں بتایا تھا

ہاں یہی بتایا تھا

اس نے الجھ کہ اس کہ سوال کا جواب دیا اس کے سوال کا مقصد سمجھ نہیں آیا

تو ایک دم سے تمہارا نام سنجیدہ کیسے ہو گیا

کیا مطلب

ابھی تو تم نے کہا تم سنجیدہ ہو

اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آتے ہی ذین کا دل کیا یا تو اپنا سر پھاڑ لے یا اس کا آپ

آپ کو پتا ہے کہ

میں بہت ذہین ہوں یہی نہ مجھے پتا ہے

اس نے ذین کی بات کاٹ کر خود ہی مکمل کی

اس دوران اس کی نظر کھانے کی طرف گ ئی تو اس نے شکر منایا

اوہ شکر ہے کھانا تو آیا ورنہ مجھے لگتا تھا کہ میں بھوک سے ہی ہلاک ہو جانا ہے ویسے کیا کیا ہے کھانے میں

میں بتاتا ہوں

کھانے میں دماغ کی بُجھیا، مینڈک کا سوپ، انسانی دل کا قیمہ اور پینے میں گٹر کا پانی

اس نے اس کی منہ کی طرف دیکھتے ہوئے بات مکمل کی جو اس کو بڑی سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی جس کے ہونٹوں پر زچ کر دینے والی مسکراہٹ تھی

لیکن مقابل اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ زیچ ہونے کے لیئے نہیں بلکہ اس کو کرنے کے لیئے آئی ی ہے

میں نے اپنے کھانے کی بات کی تھی تمہارے کھانے کی نہیں

یہ ہوئی ی ذین کی بولتی بند اس کو ایک گھوری ڈال کر وہ کمرے سے نکل گیا کہ اگر وہ مزید اس کے پاس رہتا تو پکا اس نے پاگل ہو جانا تھا

زروا ہ نے نہ اس کی گھوری کو کوئی ی اہمیت دی نہ اس کے کمرے سے نکلنے کا کوئی ی نوٹس لیا کیونکہ اس وقت وہ (بہت ضروری کام (یعنی کھانا کھا رہی تھی

جبکہ ذین نے دروازے کی اوٹ سے بڑی فکر مندی اس کے ماتھے پڑے نیل دیکھے

میں اوپرشن سے پہلے اپنے بھائی ی سے ملانا ہے آپ پلزاس کو اندر بلا دیں

اس نے ڈاکٹر کو دیکھ کر کہا جس نے اس کو تھوڑی دیر تک اس کہ اوپرشن شروع ہونے کی اطلاع دی تھی

ٹھیک ہے لیکن زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس کیونکہ آپ کی ٹانگ کا انفیکشن وقت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہو رہا ہے

نہیں میں زیادہ وقت نہیں لوں گی

بھائی ی سب سے پہلے تو مجھے یہ بتائی یں کہ گھر میں اس وقت کون کون ہے

دا جی۔ بڑے ابو۔ چھوٹے ابو اور امی کہ علاوہ باقی سارے گھر پر ہیں

بھائی ی آپ امی کو۔ داجی اور بڑے ابو کو گھر بھیج دیں میں ٹھیک ہوں اور پلیز آپ اپنا خیال رکھنا اور آیتِ لکرسی بھی کثرت سے پڑھنا اور رات کو بھی قرآن پڑھ کہ سونا

لیکن

بھائی ی سوال مت کرنا میں آپ کو خود بتادوں گی کہ میں یہ سب کیوں کہہ رہی ہوں لیکن ابھی نہیں

اچھا ٹھیک ہے بابا

اور ہاں گھر میں باقی سب کا بھی خیال رکھنا

گڑیا تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے ایک طرف تم کہہ رہی ہو کہ تم ٹھیک ہو جاؤ گی اور پھر ایسی باتیں شروع کر دیتی ہو تمہیں کچھ نہیں ہو گا بس ڈاکٹر نے تمہاری ٹانگوں کا انفیکشن ختم کرنا ہے اس کہ بعد بلکل سہی ہو جائے گی میری گڑیا

حزیفہ اس

ZaHa Qadir

حزیفہ اس کہ سر پر پیار کرتے ہوئے اس کو بولا جبکہ اس کہ دماغ میں بھی بہت سے سوال تھے کہ یہ سب کیسے ہوا اور وہ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہے لیکن وہ اس کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیئے اس سے کوئی ی سوال نہیں پوچھا

بھائی ی مجھے پتا ہے کہ آپ کہ دماغ میں بہت سے سوال ہیں لیکن میرے پاس آپ کے کیسی سوال کا جواب نہیں

اس نے حزیفہ کو دیکھتے ہوئے کہا

جواباَ وہ اس کا سر پیار سے سہلاتا ہوا باہر نکل گیا اور تھوری دیر تک ڈاکٹر بھی اس کو آپریشن کے لئے لے گے

..---

اب جب تمہارا کام میں کر چکی ہوں تو مجھے بتاؤ تمہیں کتنا وقت چاہیئے

آپ کب تک وقت دے سکتی ہیں

مجھے پورے چاند پر وہ چاہیے اس سے پہلے پہلے وہ یہاں ہو اب خود دیکھ لو تمہارے پاس کتنا وقت ہے

ہممممم پیر کو پورا چاند ہے اود آج منگل ہے ہفتے تک آپ کا کام پورا ہو جائے گا

ہونا بھی یہی چاہیے ورنہ انجام تم جانتے ہو کیا ہو گا تمہارا

وہ جواب میں کچھ بولے بغیر وہاں سے چلا

اور وہ عورت بھی کالی چادر سے خود کو چھپاتے ہوئے یہاں سے چلی گئی

امل۔۔۔ذرواہ یہ دونوں کہاں غائب ہو گئی ہیں اوپر سے تائی امی نے بھی آج ہی دربار جانا تھا اور اپنے ساتھ بلال کو بھی لے گئی پتا بھی ہے ان لوگوں کو کہ مجھے اکیلے گھر میں ڈر لگتا ہے اب تو شام بھی ہو گی ہے نہ ہی ہسپتال سے فون آئے گا

شام بھی آہستہ آہستہ گہری ہو رہی تھی موسم بھی ابر آلود ہو رہا تھا آسمان یوں تھا کہ جیسے ابھی اس سے خون برسنا شروع ہو جائے گا

آج بادل بھی کتنے عجیب ہیں

ایک دم لائی یٹ بھی چلی گی

لو جی اس کو بھی ابھی جانا تھا ٹارچ آن کرنے کے لے جیسے ہی اس نے موبائل پکڑنا چاہا اس کو یاد آیا کہ وہ تو کمرے میں ہی پڑا ہوا ہے

خیر چیزوں کا سہارا لیتے وہ اپنے کمرے میں پہنچی جہاں اس کا موبائی ل بیڈ پر ہی پڑا اس کو مل گیا ابھی وہ جھک کر موبائی ل ہی پکرنے لگی تھی

ٹھاہ کی آواز سے کمرے کا دروازہ بند ہوا

اس نے جلدی سے موبائل پکڑ کر اس کی ٹارچ آن کی اور جلدی سے اس کی روشنی بند دروازے پر ڈالی

ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اس کا موبائی ل بجا ایک دم سے موبائل کی آواز سے ڈر کر وہ پیچھے ہوئی ی اور بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے بیڈ پر گر پڑی

بیڈ پر موجود اس کی گڑیا نے اس کے گرتے ہی

I Am Hungry I Want Food

بولنا شروع کر دیا

وہ ڈر کر جلدی سے اٹھی تو دیکھا اس کی گڑیا کی آنکھیں لال اور ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ تھی اور وہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھ رہی تھی اس نے دوڑ کر دروازے کے پاس جانے کی کوشش کی کہ راستے میں کسی نے اس کا پاؤں پکڑا اور وہ منہ کہ بل زمیں پر گری اس نے جلدی سے مڑ کر دیکھا تو یہ اس کی دوسری گڑیا تھی اس آنکھوں اور ہونٹوں پر وہی سب تھا بس فرق یہ تھا کہ اس کہ ہاتھ میں چاقو بھی تھا جو وہ اس پر چڑھ کر اس کو مارنے ہی لگی تھی

اس نے ایک زور سے چیخ ماری اور ہاتھوں سے اس کو دھکا دیا دور کیا

اور دوڑ کر دروازے کے پاس گ ئی لیکن دروازہ تھا کے کھلنے پے ہی نہیں آ رہا تھا

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی سانس ہی رک گئ

اس کی ساری گڑیا جو اس نے الماری میں سجائی ی ہوئی ی تھیں باہر نکل آئی ی تھیں اور اس کی طرف آ رہی تھی ساتھ میں ایک ہی لائی ن کی تکرار کر رہی تھیں

I Am Hungry I want food

وہ سب نے کہ بلکل قریب پہنچ گ ئی تھیں کہ اچانک

ـ

دروازہ جس کالاک پہلے کھل نہیں رہا تھا

اب یکدم خود ہی کھل گیا تھا

اس نے شکر کا سانس لیا اور کمرے سے دوڑ کر باہر نکلی اس نے پیچھے مر کر کمرے میں بھی نہ دیکھا اور نہ ہی امیں دیکھنے کی ہمت تھی

اس نے باہر کی طرف دوڑ لگی ابھی وہ لاانج میں پہنچی تھی کہ اس کی نظر صوفے پہ بیٹھی ذرواہ پر گی

اس نے جلدی سے جا کر ذرواہ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کھینچنے لگی کہ وہ جلدی سے اوٹھے اور وہ دونوں ان خطرناک گڑیوں کے پہنچ سے دور ہوں لیکن عجیب بات یہ تھی کہ نہ تو ان گڑیوں کی آواز آرہی تھی اور نہ ہی وہ اس کے پیچھے آرہی تھی لیکن اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اندر جا کر دیکھتی اور نہ ہی گھر میں اکیلے رکنے ہمت تھی کہ جب تک سب بڑے نہیں آجاتے وہ تب تک وہ ذرواہ کو بھی اکیلے نہیں یہاں رہنے دینا چاہتی تھی اس لے اس کو مسلسل اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی

اندر موجود گڑیوں کا خوف اب بھی اس کو اتنا تھا کہ اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی

زر۔۔وا۔ہ جلد۔۔ی س۔سے چلوں یہ۔یہاں سے پلی۔پلیز

خوف کی وجہ سے وہ اس بات پر توجہ نہیں دے سکی کہ اس نے ذرواہ کا جو ہاتھ پکڑا تھا وہ عجیب سا گیلا اور چپچپا تھا

آخر میں تھک کر اس نے ذرواہ کو غور سے دیکھا جو ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی تھی اور مسلسل اپنا ہاتھ دیکھی جارہی تھی

اس نے اُس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کو اندھیرے کی وجہ کچھ واضع نظر نہ آسکی

یکدم باہر بجلی چمکی تو اس کی چمک میں اس کو ذرواہ کے ہاتھ میں لگا خون نظر آیا

اس نے اپنے ہاتھ دیکھے تو ان پر بھی خون لگا ہوا تھا

یہ کیسے ۔۔ ذرواہ یہ کیا

اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی ذرواہ صوفے سے کھڑی ہوئی ی اور انمول پر ایک نظر ڈال کر باہر برامدے میں چلی گی

انمول بھی اس کے پیچھے پیچھے برامدے میں گی

ذرواہ ایک جگہ جا کر کھڑی ہو گی اس کی انمول کی طرف پشت تھی اس لے انمول نہیں سمجھ سکی کہ وہ کیوں رکی ہے وہ آہستہ سے چلتے ہوئے آگے آئی ی

باہر ابھی بھی موسم آبر لودہ لیکن پھر بھی اتنی روشنی تھی کہ سامنے کی چیز نظر آرہی تھی

آگے آکر جب اس نے سامنے دیکھا تو وہاں تو کچھ نہیں تھا پھر یہ کیا دیکھ رہی ہے اس نے پھر ذرواہ کی طرف دیکھا وہ سامنے نہیں نیچے کی طرف دیکھ رہی تھی

اس نے بھی جب نیچے کی طرف دیکھا تو چیخ روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

وہاں امل گری ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند اور رنگ بالکل پیلا پڑا ہوا تھا اور اس کہ ارگرد خون ہی خون تھا یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کو خون سے نہلا دیا ہو

انمول کی آنکھوں سے لگاتار آنسو کی قطار نکلی جا رہی تھی اس نے مدد کے لیے پیچھے مر کر ذروا ہ کو آواز دینے ہی لگی لیکن جیسے ہی اس نے مر کر دیکھا اس کو وہاں کوئی ی نظر نہ آیا

اس نے آس پاس دیکھا اس کو وہاں بھی کوئی ی نظر نہیں آیا

ہو سکتا ہے اندر گی ہو کسی کو فون کرنے

یہ سوچ آتے ہی اس کا دماغ تھورا پر سکون ہوا

مجھے دیکھنا چاہیے کہ امل کا خون کہاں سے نکل رہا ہے اور کہاں کہاں چوٹ آئی ہے یہ سوچتے ہوئے وہ دوبارہ امل کی طرف مڑتی ہے

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر وہ زور سے چیخ مارتی ہے

بلال اور طائی امی جو ابھی حزیفہ کہ فون کرنے پہ واپسی پر سب کو سوائے حریفہ کہ گھر لے کر آیا تھا اور گیٹ کھولا ہی تھا کہ چیخ کی آواز سن کر اندر کی طرف بھاگا اور اس کے پیچھے باقی سب بھی

لیکن سامنے موجود منظر نے ان سب کو دہشت زدہ کر دیا تھا

کیونکہ سامنے ہی ذروا امل کے بازوں سے بڑے مگن انداز سے خون پی رہی تھی اور ساتھ میں ہاتھ میں پکڑے کوئے کا گوشت کھا رہی تھی

اب سے پہلے طائی ی اما کو ہوش آیا اور انھوں نے جلدی سے جا کر ذرواہ کو دھکا دے کر اپنی بیٹی سے دور کیا

ان کے ایسا کرنے سواے بلال کے سب کو ہوش آیا اور ان سب مردوں نے مل کر جلدی سے ذرواہ کو جا کر پکرا جس کی کوشش تھی کہ وہ دوبارہ کسی طرح امل تک پہنچ جائے اس کا جسم جو مسلسل ان لوگوں گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا یکدم ڈھیلا ہوا اور عثنان صاٗحب کے بازوں میں کسی کٹی یوئی ی پتنگ کی طرح گر گیا

سب نے حرت سے اس کو دیکھا پھر ان کی نظر انمول پر گ ئی جس کہ ہاتھ میں لوہے کا راڈ تھا جس سے اس نے ذرواہ کہ سر پر مار کر اس کو بے ہوش کیا تھا

عثمان تم اس کو اندر لے جاؤ اور بڑی باہو تم۔ اموول اور عائی یشہ جاؤ امل پتر کو اندر لے جاؤ

احمد پتر تو وی جاتے اپنے پر اکی مدد کر لیکن اس سے پہلے حمزہ کو وی فون کر کہ کہہ دیی کہ فورن گھر آی ئے

اور ساری مری گل دیھان نال سنلو کوئی ی وی حزیفہ نو فون کر کے کچھ نہ باتا ئے اویں بچا اکلا پرشان ہو ندا رہے گا جب گھر آجائے گا فیر انوں دس دینا

ہن جاؤ

داجی کہ کہتے ہی سب نے ان کی ہدایت پر عمل کرنے لگ ئے

ان سب کے جاتے ہی داجی بلال کے پاس گیے جو ابھی اسٹیچو کی طرح کھڑا اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں تھوری ہی دیر پہلے ذرواہ بیٹھی تھی

داجی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا بلال نے گردن مور کر داجی کی طرف دیکا اس وقت اس کی آنکھوں میں جتنا کرب تھا کہ داجی خود ڈر گ ئے اور بے ساختہ انھوں نے اس کو گلے لگا لیا

نہ میرا پت کچھ نہیں ہو گا تیری گڑیا بلکل ٹھیک ہے آجا اندر چل شاباش

داجی اس کو پیار سے پچکارتے ہوئے اندر کی طرف بھڑ گ ئے

ZaHa Qadir

انمول تائی ی اماں اور عائی شہ کے ساتھ امل کے پاس بیٹھی تھی ابھی حمزہ نہیں آیا تھا تو اس لیے ان لوگوں نے مل کر اس پر سے خون صاف کر لیا تھا جس سے ان کو سمجھ آ گی تھی کہ کہاں کہاں چوٹ لگی ہے ابھی ان کو صرف حمزہ کا انتظار تھا کہ وہ آ کر دیکھ لے کہ کوئی ی بڑا مسئلہ تو نہیں کیونکہ ایک زخم اس کے بازو پر تھا جس سے زرواہ خون پی رہی تھی اور ایک اس کے سر کے پیچھے

بیٹھے بیٹھے اس کو اچانک خیال آیا تو فوراََ سے اٹھ کھڑی ہوئی ی

اس کے ایک دم یوں کھڑے ہونے سے تائی ی اماں اور عائشہ بیگم بھی چونک گئیں

انمول کیا ہوا

کچھ نہیں امی میں بس ابھی آئی ی

کہاں جا رہی ہو بیٹا

اب کی بار عایشہ بیگم نے پوچھا کیونکہ آج جو ہوا اس سے ان لوگوں کہ دل میں بہت خوف بیٹھ گیا تھا اس لیے اب وہ انمول کو کمرے سے باہر جاتا دیکھ کر بھی ڈر رہی تھیں

امی پھوپھو میں بس داجی کے پاس جا رہی ہوں

اچھا دھیان سے

جی ٹھیک ہے

اس نے جلدی سے باہر دوڑ لگائی اور داجی کے کمرے میں پہنچی لیکن وہاں بلال کے علاوہ کوئی ی نہیں تھا اس لیے اب وہ ذرواہ کے کمرے میں پہنچی وہاں اس کو سب بڑے بیٹھے ہوئے ملے اور بیڈ پے رسیوں سے بندھی ذرواہ کو دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس گئ اور منہ میں کچھ پڑھ کر جلدی سے پر پھونک ماری اور سایڈ پر ہو گئ

وہ سب اس کو ایسے دیکھ رہے تھے جسے سمجھنا چاہ رہیں ہوں کہ وہ کیا کر رہی ہے

پُتری یہ کیا کر رہی تھی

دا جی جب آپ سب باہر اس کو سنبھال رہے تھے تو میری نظر وہاں پڑے راڈ پر گئ میں نے جلدی سے وہ پکڑا اور اس کے سر پر زور سے مارا لیکن اس کو تو یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی ی فرق ہی نہ پڑا ہو میں نے دوبارہ مارا پھر بھی کچھ نہیں تو میں نے آیتہ الکرسی پڑھی اور راڈ پر پھونک کر اس کے سر پر ماری تو تب جا کر یہ بے ہوش ہوئی ی اب بھی میرے ذہن میں یہ بات آئی ی کہ یہ عام رسیاں اس کو روک نہیں سکتیں اس لیے میں نے اس پر بھی آیتہ الکرسی اور چاروں قُل پڑھ کے پھونک مار دی ہے

اچھا ہمیں نہیں پتہ لگا اس بات کا۔

دا جی وہ اس لیے کہ آپ اس کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے

شاید یہی وجہ ہو۔۔۔

داجی میں آپ کو کچھ اور بھی بتانا ہے بولو پُتر

اسکے بات شروع کرنے سے پہلے ہی ذرواہ نے قہقہے لگانا شروع کر دیئے

سب نے تعجب سے اس کو دیکھا کیونکہ اس کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ یہ بے ہوش ہوئی ی بھی تھی

تم سب کو واقعی یہ لگتا ہے کہ مجھے پکڑ لیا ہے اور مجھے روک سکتے ہو

تمسخر آمیز انداز میں بولتی وہ ان سب کو پرشان کر رہی تھی

کون ہو تم اور میری بچی کو کیوں تنگ کر رہے ہو

عثمان نے صاحب غصے سے اس سے پوچھا کیونکہ باہر جو کچھ ہوا تھا اس نے ان کو ہلا کر رکھ دیا تھا

جواب دو۔۔۔۔

داجی نے غصیلے لہجے میں اس سے پوچھا

میں کہاں تنگ کیا

اس نے پھر اسی انداز میں جواب دیا

انمول پُتر جا ذرا ایک گلاس پانی تو لا

جی ابھی لائی ی۔۔۔۔

اسکو کوئی سیدھا جواب نہ دیتا دیکھ کر داجی نے انمول سے کہا

یہ لیں۔۔۔

داجی نے گلاس پکڑا اور پانی پر آیتہ الکرسی پڑھ کر اس کے پاس آئے

آخری بار پوچھ رہا ہوں اس کے بعد یہ پانی تمارے اوپر ڈال دوں گا اب بتاؤ کیوں تنگ کر دہے ہو اس بچی کو اور ہمیں

مزہ آتا ہے

اس نے واقعی ہی بڑے مزے سے جواب دیا

چھوڑ دے اس بچی کو

نہیں چھوڑنا میں جو کرنا ہے کر لے

دا جی نے پانی کہ چند قطرے اس پر ڈالے تو اس کی چیخ سے پورا گھر گونج اُٹھا امل کے پاس بیٹھی تائی جی اور عائشہ بیگم بھی ڈر گئیں

دا جی پلیز یہ آپ کیا کر رہے ہیں

ایک دم ذرواہ کی آواز پر دا جی نے بیڈ کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں اب کالی نہیں تھیں

دا جی نے کچھ سوچتے ہوئے وہی دم کیا ہو پانی اس کی طرف بڑھایا تاکہ وہ اس سے پانی پی لے لیکن وہ دا جی کے پانی آگے کرنے سے ڈر کر تھوڑا پیچھے ہو گئی

دا جی کھول دیں اسے اب میرے خیال میں یہ ٹھیک ہے

عثمان صاحب بے چینی سے بولے

نہیں یہ وہی ہے بس ڈرامے کر رہا ہے کہ ہم اس کو کھول دیں

داجی کے اتنا کہنے کی دیر تھی اس کی آنکھیں پھر سے کالی ہو گئیں صاف پتا لگ رہا تھا کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح آزاد ہو کر داجی کو چیر پھاڑ دے

داجی نے سب کو باہر آنے کا اشارہ کیا تو وہ سب داجی کے پیچھے پیچھے باہر نکل آئے ان سب کے نکلتے ہی داجی نے باہر سے لاک لگایا اور بڑے ابو کی طرف دیکھتے ہوئے ان سے پوچھنے لگے

احمد تمہارے پاس سفیان صاحب کا نمبر ہے

جی ہے داجی

تم ایسا کرو ان کو فون کرو

یہ لیں داجی

داجی نے فون لے کے مختصر سا سب بتا کر ان سے آنے کی درخواست کی

چلیں ٹھیک ہے۔جی ٹھیک

داجی کے فون بند کرتے ہی سب سوالیہ نظروں سے داجی کی طرف دیکھنے لگے

وہ کہہ رہے ہیں کہ اس وقت وہ یہاں نہیں ہیں لیکن جلد ہی آنے کی کوشش کریں گے ابھی کہ لیے تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ کسی بھی حال میں اس کو نہ

کھولا جائے

ابھی داجی انمول کی طرف مڑنے ہی لگے تھے کہ اس سے پوچھ سکیں کہ اندر وہ کیا بات کرنے لگی تھی اس سے پہلے وہ پوچھتے کہ حمزہ آگیا

سب حمزہ کو لے کر امل کے کمرے میں پہنچے

حمزہ نے اس کے زخم کی ڈریسنگ کی

زخم تو شکر ہے اتنے گہرے نہیں ہیں بس سر کے پیچھے کا زخم کی مجھے فکر ہے یہ تو اس کے ہوش میں آنے پر ہی پتا لگے گا اس کا اب میں خون کا بندوبست کرنے جا رہا ہوں کیونکہ اس میں خون کی بہت کمی ہو گئی ہے

اچھا جلدی آنا زیادہ وقت نہ لگانا

جی اچھا۔۔۔۔

ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔۔۔

عائشہ یہ تمہارا فون آرہا ہے دیکھو کس کا ہے

وہ ابو حزیفہ کا ہے

عائشہ بیگم دا جی کو بتا کر جلدی سے فون اُٹھاتی ہیں

اَلسَلامُ عَلَیکُم ہاں بولو حزیفہ۔ سب سہی تو ہے نہ؟

حرب ٹھیک ہے؟

وَعَلَیْکُم السَّلَام جی امی سب ٹھیک ہے بس آپ کو یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ حرب کو ہوش آگیا ہے

شکر ہے میرے رب تیرا

امی گھر میں تو سب خیریت ہے نا؟

ہاں سب ٹھیک ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

بس امی بے چینی سی ہو رہی تھی اس لیے پوچھ لیا

نہیں بیٹا سب ٹھیک ہے یہاں اب آپ ایسا کرو میری حرب سے بات کروا دو

امی اس کو تو ڈاکٹر نے نیند کا انجیکشن

ZaHa Qadir

امی اس کو تو ڈاکٹر نے نیند کا انجیکشن لگایا ہے

چلو کوئی ی بات نہیں جب ہوش آئے تو کروا دینا

جی ٹھیک ہے اب آپ اپنا خیال رکھنا میں فون رکھ رہا ہوں

اچھا ٹھیک ہے اللہ نگہبان

اللہ حافظ

عثمان جاؤ میرے کمرے میں سے بلال کو بلا لو

تھوری دیر بعد بلال بھی آگیا اور خاموشی سے دا جی کے پاس بیٹھ گیا

بلال میرے بات سنو ہمت سے کام لو ایسے کرنے سے تمہاری بہن ٹھیک نہیں ہو گی اور صرف زرواہ کا مسئلہ نہیں یہاں حرب اور امل بھی کسی اچھے حال میں نہیں بیٹا تمہیں ایسے ہمت ہار تا دیکھ مجھے ذرا اچھا نہیں لگ رہا تم تو میرے بہادر بیٹے ہو نا۔۔؟؟؟

جی دا جی اب آپ کو مایوس نہیں کروں گا

داجی اب میں بھی بول لوں

ہاں بولو پتری داجی انمول کی طرف دیکھتے ہوئے بولتے ہے

پھر وہ آج کی سارے واقعات تفصیل داجی کو بتاتی گئی جس سے سن کر سب مزید پریشان ہو گئے

لیکن بیٹا یہاں تو سب کچھ اپنی جگہ پر ہے

داجی جب میں امل کو امی اور پھوپھو کے ساتھ اندر لے کر آئے تھی تو ساری گڑیا اپنی اپنی جگہ پر تھیں لیکن مجھے پکا یقین ہے کا یہ میرا وہم نہیں تھا یہ سچ میں ہوا تھا

اچھا مجھے یقین ہے آپ پر اب سے ایسا کریں کہ دو لوگ ذرواہ کے کمرے کے باہر ہیں باقی اسی کمرے میں کیونکہ ابھی اکیلے رہنا خطرے سے خالی نہیں

تھوڑی دیر تک حمزہ بھی آ گیا اور داجی نے اس کو بھی سب سمجھا اور بتا دیا

پتا نہیں کیوں دل اتنا گھبرا رہا ہے

وہ صوفے پر بیٹھی تھی صبح سے اس کا دل گھبرائی ی جارہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ بس کسی طرح گھر چلی جائے کھانا بھی صبح کا ویسے کا ویسا ہی رکھا ہوا تھا اس نے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا

اتنے میں ذین دروازہ کھٹکھٹا کر کمرے میں داخل ہوا اور کھانے کو یوں ہی پڑا دیکھ کر حیرت اس کو دیکھا جو پتا نہیں کن سوچوں میں کھوئی ی ہوئی ی تھی

پھر کہتی ہے کہ میں جن ہو جبکہ محترمہ خود سوچوں میں کھوئی ی رہتی ہیں کہ ان کو میر رے آنے کا پتا نہیں لگتا

آہم آہم آہم۔۔۔

اس کو متوجہ کرنے کے لیے وہ گلا کھنکھار تا ہے

کسی کہ گلا کھنکارنے سے وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلتی ہے تو دیکھتی ہے کہ زین پاس ہی کھانے کی ٹرے پکڑے کھڑا ہوتا ہے

کیا بات ہے آج کھانا نہیں کھانا کیا

نہیں مجھے نہیں کھانا مجھے بس گھر جانا ہے

اچھا اھا گھر بھی چلے جائیں گے پہلے کھانا تو کھاؤ

نہیں کھانا کتنی بار کہوں

دیکھو میں آخری بار کہہ رہا ہوں اگر اپنے بھائی کی زندگی پیاری ہے تو چپ کر کہ کھانا کھاؤ

اب کی بار اس کی دھمکی کام کر گئ اور وہ چپ کر کے کھانے کھانے لگی لیکن آنسو بھی ساتھ ساتھ نکل رہے تھے

چپ کر کے کھاؤ اب کوئی بھی آنسو نہ نکلے مجھے روتی ہوئی لڑکیاں زہر لگتی ہیں

اس نے اپنی آواز کو سخت کرتے ہوئے کہا ورنہ سچی بات تو یہ تھی کہ اس کے آنسو اسے بے چین کر رہے تھے

اس نے جلدی سے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے لیکن آنسو تھے کہ پھر بھی نکلے جا رہے تھے

جاؤ باتھ روم سے منہ دھو کر آؤ جلدی سے

جاؤ اب۔۔۔

اس کو اپنی جگہ سے ہلا تا نہ دیکھ کر اب کی بار وہ تقریباََ دھاڑا ہی تھا

اس کی دھاڑ سن کر وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی اور جلدی دے باتھ روم میں گ ئی

جب کہ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا

ذرواہ جلدی سے منہ دھو کر باتھ روم سے نکلی لیکن رونا اس کو پھر بھی آرہا تھا جس کو ضبط کرنے کے چکر میں اس کا منہ پورا لال ہو گیا تھا

اس کو باتھ روم سے نکلتا دیکھ کر اس نے سُکھ کا سانس لیا جب کہ وہ سانس روکے کھانا کھانے کی کوشش کر رہی تھی

اُس کے ساتھ سخت برتاؤ کر کے اس کو خود بہت بُرا لگ رہا تھا

چلو اب کھانا ختم کر لیا ہے نہ اب جاؤ جا کر لیٹ جاؤ

اس کو لیٹنے کا کہہ کر وہ جلدی سے برتن لے کر باہر نکلا کیونکہ اس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی موجودگی میں وہ ایسے ہی سانس روکے بیٹھی رہے گی

ذرواہ نے جب دیکھا کے وہ چلا گیا ہے تو آنسو جو اس نے کب کے روکے تھے پھر سے نکلنے لگے آج تک کسی نے مزاق میں بھی اس کو نہیں ڈانٹا تھا اس لیے اس کو زیادہ رونا آ رہا تھا

روتے روتے وہ کب سوئی ی اس کو خود بھی پتا نہیں چلا

اس کے سونے کے بعد وہ اس کے کمرے میں آیا اور بڑے دکھ سے اس کے منہ پہ آنسو کے نشان دیکنے لگا جو کہ اب سُوکھ گ ئے تھے

اس نے آہستہ سے اس کا گال سہلایا اور اس پر سے کمبل درست کرتا ہوا باہر نکل آیا

ZaHa Qadir

ابھی فجر کا وقت ہی ہوا تھا کہ بیل بجی

اس وقت کون آگیا ہے جاؤ جاؤ بلال دیکھو زرا جا کر کون آیا ہے

جی دیکھتا ہوں

وہ گیٹ کی طرف گیا اور گیٹ کا دروازہ کھولا تو اس نے وہاں نورانی چہرے والے بزرگ کو کھڑا دیکھا

جی آپ کون ؟

بیٹا میں سفیان ہوں۔۔انہوں کے لہجے میں ایک عجب سی مٹھاس تھی

اوہ آئی یں اندر۔۔۔۔

اس نے ان کو اندر آنے کے لیے راستہ دیا اور خود سایڈ پر ہو گیا ان کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے گیٹ بند کیا اور ان کو لے کر گھر کے اندر داخل ہوا جب کے اس دوران سفیان بابا آس پاس کا جائی زہ لے رہے تھے جس سے ان کے چہرے پر عجیب سی الجھن آگئی تھی

وہ ان کو ڈرانگ روم میں بیٹھا کر خود اندر سے داجی کو بلانے چلا گیا

جاؤ جا کہ دیکھو وہ وہاں اب بھی ہے کہ نہیں اور یہ بھی کہ وہ کون ہے وہ اپنے دائیں جانب دیکھتے ہوئے بولے

تھوڑی دیر بعد داجی اور باقی سارے مرد بھی ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے اور سلام کرتے ہوئے بیٹھ گئے

داجی ان کی خیریت پوچھ رہے تھے جب کہ باقی سارے خاموشی سے داجی اور ان کی باتیں سن رہے تھے۔ ان کی شخصیت میں رعب تھا جس سے اگلا بندہ ان کے رعب میں آجاتا تھا ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید رنگ کے تھے ایک ہاتھ میں تسبیح تھی

تھوری دیر بعد عائشہ بیگم کھانا لے کر کمرے میں آئیں اور ان کو سلام کر کے کھانا ٹیبل پر سجا کر کمرے سے نکل گئی

سب کھانا کھانے لگے۔۔

کھانا کھانے کے بعد ان سب نے ان کی قیادت میں فجر کی نماز ادا کی

مجھے اس بچی کے کمرے میں جانا ہے۔۔

سفیان صاحب نے نماز سے فارغ ہو کر داجی کو مخاطب کر کے کہا۔۔۔

آئیں میں آپ کو لے چلتا ہوں

اب کی بار سفیان صاحب بولے

چلیں ٹھیک ہے لیکن آپ کمرے میں میرے ساتھ نہ جانا دروازے کے پاس بے شک رک جانا

ان کا دل اس بات پر مان نہیں رہا تھا لیکن پھر داجی کے اشارے پر ان کو ماناہی پڑا اور وہ ان کو لے کر ذرواہ کے کمرے کے باہر کھڑے ہو گ ئے اور وہ خود اندر داخل ہو گ ئے

اندر

داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے انہوں نے اپنے کرتے کی جیب سے آبِ زم زم کی بوتل اور کچھ کیلیں نکالی نکالی اور کمرے کے چاروں کونوں پر پانی چھڑکتے گ ئے اور ساتھ میں منہ میں کوئی ی سورت بھی پڑھتے گ ئے اور آخر میں بیڈ کے چاروں کونوں میں کیل ٹھوک دیے

جبکہ اس دوران پلنگ پر بندھا وجود پہلی بار بے چین ہوا تھا اور اپنے آپ کو ان رسیوں سے آزاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کی آنکھیں خوف اور غصہ کی وجہ سے مزید کالی ہوتی جا رہی تھیں اس کے چہرے کے نقش بھی اب بدل رہے تھے جیسے جیسے سفیان صاحب پانی اور پڑھائی کر رہے تھے ویسے ویسے اس کے نقش بدل رہے تھے

تھوڑی دیر بعد جب سفیان صاحب فارغ ہوئے تو انہوں نے بیڈ کی طرف دیکھا تو وہاں ذرواہ کی بجائے ایک خوف ناک مخلوق بندھی ہوئی ی تھی اس کی آنکھیں پوری کالی تھی اور آنکھوں کے نیچے سے کالی ہے ناڑے نکلی ہوئی ی تھی جو اس کے پوری چہرے پر تھی رنگ حد سے زیادہ سفید تھا یوں لگ رہا تھا جیسے اس پر کیسی نے سفید رنگ کیا ہو پاؤں الٹے اور ہاتھ کے ناخن حد سے زیادو بڑھے ہوئے تھے

تو تم واپس آگئ۔

سفیان صاحب اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے لیکن اس نے کوئی ی جواب نہیں دیا بس غصے سے ان کی طرف دیکھی جارہی تھی

تمہیں یہاں سے کیا چاہیے کیونکہ اب تک تو تم اس سارے خاندان کو ختم کرچکی ہونا تھا لیکن کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ے م اب تک رکی ہوئی ی ہو

میں تمہیں کیوں بتاؤں۔۔

اس نے سفیان صاحب کو طنزیہ نظروں سے گھورتے ہوئے کہا

بچی کہاں ہے اور تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔

سفیان صاحب نے ایک اور بار پوچھا

اب کی بار اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس قہقہے لگانے لگی اس کے قہقہے بھی اسی کی طرح خوفناک تھے جیسے بہت سے لوگ ماتم کر رہے ہوں

وہ سمجھ گئے کہ یہ کچھ نہیں بتانے والی اس لیئے پُر سوچ نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل آئے جہاں عثمان صاحب ان کا باہر بے چینی سے انتظار کر رہے تھے کیونکہ ان کی باتوں کی آواز سے تو ان کو نہیں آئی ی لیکن اس چڑیل کے قہقہے وہ سن چکے تھے

ان کے باہر نکلتے ہی وہ سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگے

لیکن وہ خاموشی سے واپس ڈرائی نگ روم میں آگ ۓ

تھوری دیر خاموشی سے وہ حالات کا جائی زہ لیتے رہے اور پھر داجی کی طرف دیکھتے ہوۓ بات کا آغاز کیا

یہ ذرواہ نہیں ہے۔۔۔

اگر یہ ذرواہ نہیں تو زرواہ کہاں ہے اور یہ کون ہے۔۔

عثمان صاحب نے بے تابی سے پوچھا ان کو تو یہی بات پرشان کی جا رہی تھی کہ اتنے وقت پھر ان کی بیٹی کہاں ہے

میں کوشش کر رہا ہوں پتہ کرنے کی امید ہے جلد ہی معلوم ہو جائے گا اور یہ چڑیل ہے جو کسی بھی ایک شخص کا روپ لے کر اس کے خاندان کو آہستہ آہستہ کر کے ختم کر دیتی ہے لیکن اس بار یہ کسے چیز کے پیچھے آئی ہ ہے

سفیان صاحب ان کو تسلی اور ساتھ ہی ان کو چڑیل کے بارے میں بتا یا دیتے ہوئے بولے

کسی چیز۔۔ میں سمجھا نہیں کے ہمارے پاس ایسی کیا چیز ہے جو اس چیڑیل کو چاہیے ہو گی۔۔

دا جی پریشانی سے بولے

یہ میں آپ کو بعد میں باتاؤ گا بلال مجھے بتاؤ اس رات کیا ہو تھا۔۔

انہوں نے بلال سے پوچھا جو ان کا سوال سن کر بوکھلا گیا تھا

کو۔۔ن۔۔ سی رات

ان کی اس بات سے بلال چور سے بن گیا اور جب سب کی نظریں اس کی طرف ہوئی یں تو اس کی سانس ہی رُک گی

تمہیں پتا ہے سب میں کس رات کی بات۔۔۔۔

دیکھو بلال اگر تم چاہتے ہو کہ ہمیں تمہاری بہن کا پتہ چل جائے تو تمہیں ہمیں سب بتانا ہو گا

وہ۔۔ا مممم۔۔وہ۔

اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا اس نے ایک بے بس نگاہ دا جی سے کی طرف دیکھا کیونکہ ہمیشہ وہ ہی ایسی سیر یس سچویشن میں بچاتے تھے لیکن اس وقت وہ خود ہی بہت سر یس تھے

مرتا کیا نہ کرتا اس نے اس رات سے لے کر سارا بتا دیا اس دوران اس نے ان میں سے کسی کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی پتا جو تھا کہ سارے اس ک

مر تا کیا نہ کر تا اس نے اس رات سے لے کر سارا بتا دیا اس دوران اس نے ان میں سے کسی کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی پتا جو تھا کہ سارے اس کو بہت پیار بھری نظروں سے دیکھ رہے ہوں گے (سمجھ تو گئے ہی ہوں گے آپ کہ کیسی نظروں سے دیکھ رہی ہوں گے) کیونکہ گھر میں ان سب کو سختی سے اس طرف جانے سے منع کیا گیا تھا کیونکہ اس حویلی کے بارے میں کئی قصے مشہور تھی جس کی بنا پر اس حویلی کو پر اسرار حویلی کا لقب ملا تھا

بس یہی بات ہے کچھ اور تو نہیں۔

سفیان صاحب اس کو دیکھتے ہوئے بولے جو نظریں نیچی کیے بہت شریف اور معصوم بنے بیٹھا تھا لیکن سب کو اس وقت اس پر غصہ ہی آرہا تھا

ہمم چلیں ٹھیک ہے جب امل بیٹی کو ہوش آئے تو مجھے بتا دینا اور جتنی جلدی ہو سکے آپ کی وہ بیٹی جو ہسپتال میں ہے اس کو بھی گھر بُلا لیں۔۔۔

وہ ان سب سے مخاطب ہوتے ہوئے اپنے رعب دار لہجے میں بولے

شمس صاحب مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔۔

اب کی بار وہ داجی کو لیتے ہوئے بولے اور ان کو لیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گ ئے

ان کے نکلتے ہی بلال نے باہر کی طرف دوڑ لگائی ی

اورہاں ایک اور بات کوئی ی بھی کوئی ی بھی اس کمرے میں نہ جائے جہاں وہ چڑیل بند ہے باقی سب کو بھی بتا دیجیے گا۔

سفیان صاحب نے سختی سے ان سب کو تاکید کی اور داجی کے پیچھے ان کے کمرے میں داخل ہوئے

باقی سب بھی امل کے کمرے کی طرف چل پڑے اور ان سب کو بھی سفیان صاحب کی ہدایات بتا کر اپنے کمرے کی طرف چل دیے کہ تھوڑی دیر آرام کر سکیں

یہ اور بات ہے آج کی رات کوئی ی آرام نہ کر سکا

ایک تو مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ میں اتنا کیسے سو رہی ہوں یوں لگ رہا ہے جیسے میں بھنگ پی کر سوتی ہوں --

صبح ذرواہ کی آنکھ کھلی تو اس کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا جو کہ آجکل تقریباََ روز ہی جگنے کے بعد ہوتا تھا

اس نے اپنے چکراتے ہوئے سر کو پکڑا اور دیوار کا سہارا لیتے ہوئے باتھ روم میں چی گئی فریش ہونے کے بعد اس کو تھوڑا سکون ہوا

باتھ روم سے باہر نکل کے سب سے پہلے اس نے کمرے کا جائی زہ لیا کہ ذین تو نہیں آیا کیونکہ اس کو پچھلی بار کا واقع ابھی بھی یاد تھا اس نے سب سے پہلے دوپٹہ لیا اور شیشے کا سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیدھے کرنے لگی آج اس نے رائل بلیو رنگ کا سوٹ پہنا تھا جو اس کے گندمی رنگ پر بہت اٹھ رہا تھا

ابھی وہ بال سیدھے ہی کر رہی تھی کہ اس کو یوں لگا جیسے شیشے میں سے روشنی نکل رہی ہو اس کو پہلے بھی کئی بار ایسا محسوس ہوا تھا لیکن اس نے اپنا وہم سمجھا لیکن بار بار ایسے ہونے سے اس کو یقین ہو گیا کہ واقعی کوئی ی بات ہے

اس نے شیشے پر ہاتھ رکھا تو وہ ایکدم ترِچھا ہوا یوں جیسے ابھی گر جائے گا

ڈر کر اس نے فوراً اپنا ہاتھ سائڈ پر کیا اس کے ہاتھ ہٹاتے ہی شیشہ واپس اپنی پہلے والی حالت میں آ گیا

اب اس کو سمجھ میں آئی ی کہ کیا کرنا ہے اس نے شیشے کو اوپر سے پکڑا اور نیچے کی طرف کیا

اب شیشے کا دوسرا رخ اس کے سامنے تھا جس میں بڑی بڑی دراڑیں پڑی ہوئی ی تھیں اور اس میں سے ہلکی ہلکی روشنی بھی نکل رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ دڑا پر رکھا تھا اس کے ہاتھ رکھتے ہی اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی چمکی اور شیشے میں جو دڑایں تھیں وہ اور گہری اور زیادہ ہونے لگی اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا لیکن پھر بھی وہ نہیں روکی شیشے کی روشنی بھی تیز ہونے لگی اور اگلے ہی لمحے وہ دھماکے سے ٹوٹ گیا

اس سے پہلے وہ شیشے اس کے جسم میں پیوست ہوتے کسی نے بڑی پھرتی سے اس کو اپنی آغوش میں لیا اور شیشوں کے حملے سے محفوظ کر لیا

ذین جو ابھی کمرے میں ہی آیا تھا کہ دیکھ سکے وہ اٹھی ہے کہ نہیں لیکن اندر داخل ہو کر جو اس نے دیکھا اس نے اس کا دماغ گھما دیا لیکن پھر بھی وہ اس کا کوئی ی نقصان ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے اس نے اس کو اپنی آغوش میں چُھپا لیا

ذرواہ جس نے ڈر کی وجہ سے آنکھیں بند کی تھیں اپنے آپ کو کسی کے باہوں کے گھیرے میں محسوس کر کے اپنی آنکھیں کھولی آنکھیں کھول کر سب سے پہلے اس کی نظر ذین کے چہرے کی طرف ہی گی جس نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ی تھی اور جبڑے بھینچے ہوئے تھے

اس نے آرام سے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھا تا کہ وہ اپنا بازو ہٹائے اور وہ اس کے گھیرے سے نکلے

اس کا لمس اپنے بازوں پر محسوس کرتے ہی ذین نے اپنی آنکھیں کھولی اور بے چینی سے اس سے پوچھا

تم ٹھیک ہو؟ کہی لگی تو نہیں؟

اور اس کے سوال پر ذرواہ نے دنگ نظروں سے اس کی طرف دیکھا جس کو اپنی تکلیف کی کوئی ی پرواہ نہیں تھی

میں ٹھیک ہوں لیکن لگتا ہو آپ کو کانچ لگا ہے اور بھی بہت زیادہ

ذرواہ کے جواب سے اس نے سکون کا سانس لیا

شکر ہے وہ ٹھیک ہے۔۔

اس نے دل ہی دل میں شکر کیا اور آٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی نظر اس کے زخموں پر پڑے

اس سے پہلے وہ کمرے سے باہر جاتا ذرواہ نے فورن اس کو روکنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا

ذین نے ایک نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی اور اس کا ہاتھ دیکھتے ہی اس کے ماتھے پر بل پڑ گ ئے

زرواہ نے جب اس کے چہرے پر غصہ دیکھا تو اس کی سمجھ میں نہ آئی کہ وہ کیوں غصہ ہے لیکن جب اس کی نظروں کے تعاقب میں اس نے دیکھا تو اس کی نظر اس کے اپنے ہاتھ پر گ ئی جہاں کانچ چوبا ہوا تھا اور خون بڑی تیزی سے بہ رہا تھا

اس نے فورن اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا جسے ذین نے پکڑ لیا اور تیز لہجے میں اس سے بولا

تم نے تو کہا تھا کہ تم ٹھیک یہ ٹھیک ہو تم۔۔۔

مجھے واقعی ہی نہیں پتا لگا کہ یہ کب لگا۔

اس نے صفائی ی دینے کے انداز سے کہا

یہ تب ہی لگا جب آپ محترمہ پنگے لے رہی تھی۔۔

ذین کی آواز اب کی بار پہلے سے بھی تیز تھی

یہاں بیٹھو اور خبر دار یہاں سے ہلی ورنہ مجھ سے بڑا کوئی نہ ہو گا۔

اس نے وارنگ دینے کے انداز سے انگلی اٹھا کر اس سے کہا

آپ سے بڑا ویسے بھی کوئی نہیں ہے۔

اس نے سرگوشی انداز میں خود سے کہا لیکن یہ اور بات ہے کہ ذین نے سن لیا تھا لیکن اگنور کر کے باہر نکلا اور تھوڑی ہی دیر میں واپس آگیا اس کے ہات

اس نے سرگوشی انداز میں خود سے کہا لیکن یہ اور بات ہے کہ ذین نے سن لیا تھا لیکن اگنور کر کے باہر نکلا اور تھوری ہی دیر میں واپس آگیا اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ کا بوکس تھا اس نے اس میں سے چیزیں نکلی اور اس کے ہاتھ سے کانچ کا ٹکرا نکال کر پٹی کرنے لگا

آپ بھی پٹی کرلیں میں اپنے کمرے میں۔

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا ذرواہ بول پڑی

آپ یہی کرلیں اوفف میرا مطلب باتھروم میں۔

اس کے اوسریسلی والے تاثرات دیکھ کر اس نے اپنی بات مکمل کی

ذین کو اس پر بہت غصہ تھا لیکن وہ مزید اس پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا کل بھی اس کی وجہ اسے وہ روتے ہوئے سوئی تھی اس لیے اس نے چپ کر کے باتھ روم کا روخ کیا

دل ہی دل میں اس نے شکر ادا کیا کہ اس آج کالے رنگ کی ٹی شٹ پہن لی تھی ورنہ اس سوالیہ نشان نے اس کو نہیں بخشنا تھا

ذین کے جانے کے بعد ذرواہ کی نظر دوبارہ اس کا ٹوٹے ہوئے شیشے کی گی اور وہ حیران رہ گی کہ شیشے اب بھی چمک رہا تھا اب بھی اس میں سے روشنی نکل رہی تھی

باتھ کا دروازہ کھولنے کی آواز سے اس نے اَب اپنی نظریں وہاں سے نکلنے والے پر کی

ذین جو ابھی باتھ روم سے نکلا تھا اس کی نظروں کو اپنے اوپر محسوس کر رہا تھا لیکن اس کی طرف دیکھنے کی غلطی اس نے نہیں کی اس کو پتا تھا اس کی آنکھوں میں بہت سے سوال ہیں جن کے جوب وہ دینا نہیں چاہتا تھا

میں شرٹ چینج کرنی ہے

اس نے باہر کی جانب اپنے قدم کرتے ہوئے کہا

اگر آپ نے ایک بھی قدم اس کمرے سے باہر نکالا تو اچھا نہیں ہو گا یا تو میں خود کو ختم کرلوں گی یا آپ کو

اس کی بات سنتے ہی ذین کے قدم رک گیے اور وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا اور جا کر زور سے اس کو اس کے بازوں سے تھام کر اپنے مقابل کھڑا کیا

آج یہ بات کرلی اگر آیندہ ایسی لفظ تمہاری زبان سے نکلے تو میں نے تمہاری زبان نکال لینی ہے۔۔

کتنی پیاری ہے نہ آپ کو اپنی جان ٹھیک ہے میں نہیں کہتی آپ کو کچھ بلکہ خود کا ہی کام تمام کرلیتی ہوں

اس کی فولادی گرفت سے اپنا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ بولی

خبردار اگر تم نے ایسی کوئی ی بھی کوشش کی

تو اور کیا کرو گھر والوں سے درو مجھے قید کیا ہوا ہے نہ ہی وجہ بتا رہے ہو جب دل کرتا ہے ڈانٹنے لگتے ہو تنگ آ گی ہوں میں اس زندگی سے۔۔۔

اس کا انداز جنونی سا تھا جو زین کو ڈر رہا تھا

اس کی حالت دیکھ کر واقعی ہی لگ رہا تھا کہ اگر زین نہ ہوتا تو جیسے وہ کب کا خود کو ختم کر چکی ہوتی اس خیال کے آتے ہی زین کے رونگھٹے کھڑے ہو گ ئے

ہمم اچھا میں تمہیں سب بتا دو گا لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

کیسی شرط۔

ذاورہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

تمہیں وعدہ کرنا ہو گا کہ نہ تم خود کو کوئی ی نقصان پہنچاؤ گی۔ نہ مجھے تنگ کرو گی۔ میری بات مانو گی۔ اور سب سے ضروری رونا تو بلکل بھی نہیں۔۔۔

اس نے اس کی کالی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے لیکن آپ نے بھی مجھے پھر سب کچھ بتانا ہے۔

اس نے سر کو اوپر نیچے ہلاتے ہوئے جواب دیا اور ایسا کرتے ہوئے وہ

اس کو بلکل گڑیا ہی تو لگی جس کے بال کھولے ہوئے تھے اور کپڑوں کا رنگ بھی اس پر بہت جچ رہا تھا کہ ذین کو اس سے نظر ہٹانا ناممکن لگ رہا تھا اس نے بڑی مشکل سے اس ناممکن کو ممکن کیا

اور بات کا آغاز کیا

ZaHa Qadir

یہ حویلی ہمارے بزرگوں سے ہمم تک آئی ی اس حویلی میں پہلے بہت خوشحالی تھی لیکن پھر اس حویلی کو لے کر بہت سے واقعات مشہور ہوئے اور یہاں رہنے والے پر اسرار طریقے سے موت کا شکار ہونے لگے ان حادثاتی اموات کے باعث سب یہاں سے دور رہنے لگے کسی کا کہنا تھا کہ حویلی پہ سایہ ہو گیا تو کوئی ی کہتا تھا یہ حویلی شاپت ہے آہستہ آہستہ وہ پر اسرار اموات حویلی سے باہر بھی ہونے لگیں ہوتا کچھ یوں تھا کہ خاندان کا ایک فرد خود ہی اپنے سارے عزیز اور رشتے داروں کو مار کر خود بھی مر جاتا یہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چیڑیل خاندان کے ایک فرد کو مار کے یا ویسے ہی اس کے جسم میں قبضہ کر لیتی اور پھر سب کو پہلے خوفزدہ کرتی اور پھر ایک ایک کر کے مار دیتی آہستہ آہستہ یہاں کی آبادی ختم ہونے لگی اور نہ ہونے کے برابر رہ گئی بہت سے لوگ اپنی جان بچانے کے لیے یہاں سے بھاگ گ ئے اور کچھ وسائل نہ ہونے کے باعث یہاں ہی رہ گئے پھر کسی نے کہاں کے پاس ہی کوئی ی بزرگ آیا ہے اس سے مدد لی جائے پھر ان کو یہاں لے کر آئے اور سب کچھ بتایا

انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہاں عرصے پہلے بلائی یں قید کی گئیں تھیں جن کو کسی نے وہاں سے آزاد کر دیا وہ بھی ایک نہیں سات اور وہ ساتوں اگر ایک ساتھ مل جائیں تو بہت خطرناک بات ہے کیوں کہ اس سے ان ساروں کی طاقت مل جائے گی خیر بڑی مشکل سے ان ساری چڑیلوں کو اسی حویلی میں ایک خاص قسم کا آئی ینہ تھا اس میں بند کر دیا ان کا خیال تھا کہ وہ ساتوں چڑیلیں قید ہو گئ ہیں لیکن ایک رہ گئ تھی وہ کہاں گئ کسی کو نہیں پتا تھا

یہ بات جب پتا چلی تو ان بزرگ نے سبز رنگ کا پتھر لانے کا کہا جب وہ پتھر لایا گیا تو اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان پر کچھ پڑھ کے وہاں موجود لوگوں کو دیا اور کہا کہ وہ واپس آئے گی ان کو آزاد کروانے جب تک یہ پھتر تمھارے پاس ہے وہ تمہارا کوئ ی جانی نقصان نہیں کر سکے گی آخر میں باباجی نے لال رنگ کا چھوٹا سا پھتر اپنی جیب سے نکالا اور وہاں موجود ایک خاتون کو دیا جس نے ہاتھ میں ایک کتاب پکڑی ہوئی تھی وہ پھتر لیتے ہی وہاں سے چلی گئ اس کے جاتے ہی سب نے ان سے لال رنگ کے پھتر کو اس خاتون کو دینے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس نے ہاتھ میں جو کتاب پکڑی تھی اس کتاب میں اس چڑیل کو نکالنے ۔۔ قید کرنے اور اس سے بچنے کے طریقے اور بھی بہت کچھ اس بارے میں ہے لیکن ختم کرنے کا طریقہ اس میں سے کہی سے نہیں ملا۔ خیر اس کتاب کی حفاظت ان کا خاندان کب سے کر رہا ہے لیکن انہی میں سے کسی نے ان بلاؤ ں کو آزاد کیا کیونکہ جیسے ہی یہ پتھر ذرا سا اس جگہ کو چھوئے گا جہاں یہ قید ہیں تو یہ پھتر اسی وقت ٹوٹ جائے گا اور قید بلائی یں آزاد ہو جائیں گی لیکن یہ پھتر اگر ان کو آزاد کر سکتا تو ان سے آپ کی حفاظت بھی کر سکتا ہے پہلا جو پھتر تھا وہ اگر ان کو آزاد کرتے ہی ٹوٹ گیا لیکن یہ پھتر نہیں ٹوٹے گا اس پھتر سے اگر وہ آزاد ہو بھی گئ تو حویلی سے باہر نہیں جا سکتی حویلی سے وہ کیسے باہر جائے گی وہ بھی اس کتاب میں لکھا ہے خیر ان پتھروں کی حفاظت بھی ضروری ہے

ذین نے بات ختم کر کے ذرواہ کی طرف دیکھا تو اتنی سیریس کنڈیشن میں بھی اس کی ہنسی نکل گئی کیونکہ ذرواہ میڈم اپنا پورا منہ اور آنکھیں کھولیں ذین کی طرف دیکھ رہی تھی

ذین کو اپنے اوپر اس طرح ہنستا دیکھ کر ذرواہ کو تپ چڑھی تو اسنے ہاتھ کا مکا بنایا اور زور سے ذین کے بازو پر مارا

آپ مجھے پاگل بنا رہے تھے۔۔ ذرواہ نے چڑ کر کہا اور ساتھ ہی غصے سے آنکھیں گھوما کر سامنے دیوار کی طرف دیکھنے لگی

ذین جو بڑی دلچسپی سے اس کے اسکپرشن دیکھ رہا تھا اس کی بات سن کر سنجیدہ ہوا اور بولا

نہیں جو میں نے آپ کو بتایا ہے یہ سب سچ ہے یہ ساری باتیں مجھے میرے دادا ابو نے بتائی ہیں اور اس بات کا ثبوت یہ انگوٹھی ہے

زین اپنا سیدھا ہاتھ زرواہ کے سامنے کرتے ہوئے بولا جہاں اس کی شہادت کی انگی میں سبز رنگ کی انگوٹھی چمک رہی تھی

تو مجھ یہاں قید کرنے کا مقصد اس چڑیل کا ہی تھا

زراہ اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے بولتی ہے جہاں لال رنگ کا پتھر اس کی شہادت کی ساتھ والی انگلی میں چمک رہا تھا

میرا نہیں خیال اس کو پتا ہو گا۔۔۔۔۔۔زین بھی اس کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتا ہے

لیکن وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب ہو گئی۔۔۔۔۔

زرواہ افسردہ سی شکل بنا کر بولی

اس میں تمہاری غلطی نہیں تمہیں پتا نہیں تھا۔۔

ذین اس کو حوصلہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جب یہ انگوھٹی میرے پاس تھی تو وہ مجھے کچھ کہہ تو نہیں سکتی تھی نہ تو میرا یہاں ہونے کا فائدہ۔۔

ذرواہ نے انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے بات مکمل کی

ہاں وہ آپ کو نقصان تو نہیں پہنچا سکتی تھی لیکن آپ کے سامنے آپ کے اپنوں کو تکلیف دے کر وہ کتاب تو آپ سے حاصل کر سکتی تھی نہ۔۔۔

گھر کے ذکر سے اس کو سب گھر والے یاد آنے لگتے ہیں

میرے گھر میں سب کیسے ہونگے۔۔۔ ذرواہ اپنی آنسو روکتے ہوئے بات بڑی مشکل سے بولی

انشاء اللہ ٹھیک ہونگے تم بس ہمت سے کام لو اور مجھے بتاؤ یہ انگوٹھی تمہیں کس نے دی تھی۔

میری دادی نے۔۔۔

ذرواہ کی بات سن کر ذین کو اب پکا یقین ہو گیا کہ ذرواہ کے پاس ہی کتاب ہو گی اس لیئے وہ جلدی سے اگلا سوال پوچھتا ہے

اور کوئی کتاب بھی دی تھی نہ۔۔

تو کیا یہ وہی کتاب اور انگوٹھی ہے جس کی بات ابھی آپ نے کی تھی۔۔

زرواہ شاکڈ سی حالت میں پوری آنکھیں کھولے منہ پر ہاتھ رکھتے ذین سے پوچھتی ہے جو اپنی گرے آنکھیں اس پر ٹکائے اس کے جواب کا منتظر ہوتا ہے

مطلب تمہارے ہی پاس ہے وہ۔ زرواہ جلدی سے بتاؤ۔ تم اگر گھر جانا چاہتی ہو تو تمہیں مجھے بتانا ہو گا۔

ذین بے چینی سے اس سے پوچھتا ہے

ہاں میرے پاس ہی ہے وہ لیکن یہاں نہیں گھر پر ہے۔۔

شٹ۔۔۔

ذین ہاتھ پر مکا مارتا ہوا جلدی سے صوفے سے اٹھتا ہے اور بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا کمرے میں چکر لگانے لگا

لیکن میں نے وہ کتاب آدھی پڑھی ہوئی ہے ساری نہیں۔۔۔

ذرواہ کی بات سن کر ذین جلدی سے گ

ZaHa Qadir

ذرواہ کی بات سن کر ذین جلدی سے گُھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا

کیا لکھا ہوتھا اس میں۔۔۔کیا کیا پڑھا تھا تم نے پلیز بتاؤ مجھے

ذرواہ کو ذین کی حالت نارمل نہیں لگی لیکن پھر بھی وہ اس کی بات کا جواب دیتی ہے

جتنا میں نے پڑھا تھا اس میں ان کی طاقت کا ذریعہ اور ان کی طاقتیں لکھی ہوئی تھیں۔۔

زرواہ کی بات سے زین کو مایوسی ہوئی لیکن وہ پھر بھی امید نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اس لیے ایک اور سوال پوچھا

کیا کیا طاقتیں لکھی ہوئی تھیں۔۔۔

زرواہ کو زین کے اتنے سوالوں سے تپ چڑ رہی تھی لیکن پھر بھی اس نے قابو کیا

غائب ہونا۔۔۔

کسی کا روپ لینا۔۔۔۔

کسی کو تصویروں میں قید کر دینا۔۔۔

دماغ کو قابو کرنا۔۔۔

اور بھی تھیں لیکن اب مجھے یاد نہیں آ رہی

اوہ۔۔۔

اس سے پہلے وہ آگے بولتا باہر سے چیزیں ٹُوٹنے کی آوازیں آنے لگیں

زین اور ذاوہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

اس شور سے مطلب صاف واضح تھا کہ وہ سب ایک بار پھر آزاد ہو گئی تھی جس کو وہ اپنی باتوں میں فراموش کر چُکے تھے لیکن حویلی سے نکل نہیں پا رہی تھی

بلال تب کا گیا اب واپس آیا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے سو اس لیے گھر میں بہت خاموشی تھی

وہ اپنے کمرے کی طرف ہی جا رہا تھا کہ کسی خیال کے آتے ہی وہ ذرواہ کے کمرے کی طرف گیا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر اس چڑیل پر پڑی جو مسکرا رہی تھی اس کی مسکراہٹ بھی بہت پُر اسرار تھی

مجھے پتا تھا تم تو آؤ گے آخر بہن سے محبت جو ہے۔۔۔

چڑیل اس کی طرف یکھتے ہو اپنی بھیانک آواز میں بولی

اس کی آواز سے یوں لگ رہا تھا جسے کتنی ہی اژدھے پھنکار رہے ہوں

جب پتا تھا تو یہ بھی پتا ہو گا کہ میں کیوں آیا ہوں۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھتے ہو گرجنے کے انداز میں بولا

ٹھیک ہے میں تمہیں سب بتاؤ گی لیکن اس کے لیے تمہیں تھورا قریب آنا ہو گا۔۔۔

اس کے اتنا آسانی سے مان لینے پر ذین کو تعجب ہو تا ہے لیکن اس کی بات سنتے ہی وہ جلدی سے مڑا اور اس کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

تم میری بہن کی شکل کیوں لی؟

اور بہن کہاں ہے اب؟

تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟

اس نے ایک ہی سانس میں سب سوال کر لیئے اور ساتھ ساتھ آگے بڑھتا جا رہا تھا

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کرنے جا رہا ہے

تمہاری بہن خود دیکھ لو کہ کہاں ہے۔

کیسے دیکھ لو۔

اس نے کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جس کی کالی آنکھیں اس کی طرف ہی تھی

میری آنکھوں میں دیکھو نظر جائے گی۔۔

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں مزید کالی ہوئی یں اور ان میں ایک عجیب سی چمک بھی اُبھری تھی

بلال نے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھا اگلے ہی پل اس نے خود کو ایک سُنسان کمرے میں پایا جہاں کیسی کے رونے کی آواز آرہی تھی

اس نے غور کیا تو کمرے میں ایک ہی کھڑکی تھی کمرا بھی کافی پرانا اور بوسیدہ لگ رہا تھا اور کمرے کے کونے میں کوئی ی بیٹھا ہوا نظر آیا

اس نے تھوڑا قریب جا کے دیکھا تو وہ کوئی ی لڑکی تھی اس کا منہ دیوار کی طرف تھا اور پُشت بلال کی طرف تھی

بلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ لڑکی یکدم مڑی

ذرواہ تم ٹھیک تو ہو؟ رو کیوں رہی ہو؟

بھائی ی مجھے بہت درد ہو رہی ہے دیکھیں نہ اس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں بلال کی جانب کرتے ہوئے کہا جہاں کیل چُھبے ہوئے تھے

اوہ یہ کیسے ہوا۔۔۔

بلال فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ اور پاؤں سے کیل نکالنے لگا

مجھے نہیں پتا بس مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔

اس نے روتے ہوئے کہا

اچھا آؤ چلتے ہیں۔۔

یہ کہتے ہوئے بلال نے اس کا ہاتھ تھاما اور دروازے کی طرف بڑھا لیکن یہ کیا دروازے کے پیچھے بھی ایک دیوار تھی اس نے مڑ کے ذرواہ کی طرف دیکھا وہ بھی اسی طرف دیکھ رہی تھی

بلال یہ کیا کیا تم نے۔۔

سفیان صاحب کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تو وہ اندر داخل ہوئے جہاں بلال سارے کیل نکال کر چڑیل کو آزاد کر چکا تھا

بلال تم سن رہے ہو نا

سفیان صاحب اس کو بازوں سے پکڑ کے ہلاتے ہوئے بولے لیکن وہ ویسے ہی کھڑا رہا اس کی آنکھیں اس چڑیل جیسی ہی ہو گئی تھیں

سفیان صاحب ابھی اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھے کہ ان کو ان کے بازوں پر عجیب سا احساس ہوا انہوں نے اپنے بازوں کی طرف دیکھا پھر ان کی نظر کھڑکی کی طرف گئی وہاں سے وہ چڑیل اپنی زبان نکال کر اس سے ان کے بازوں کو جکڑے ہوئے تھی

اس نے اپنی زبان کو حرکت دی اس سے پہلے وہ اپنے بچاؤ کے لے کوئی ی عمل کرتے وہ ان کو اٹھا کر زور سے دیوار پر مار کر غائب ہو چکی تھی

جاؤ اس کے پیچھے

یہ کہتے ہوئے انہوں نے بلال کو بازو سے پکڑا اور لے کر باہر نکل آئے

باہر سارے لانج میں ہی کھڑے تھے امل بھی ان کے ساتھ تھی اسفیان صاحب اور باقی سب امل اس کے ہوش میں آتے ہی اس سے پوچھ رہے تھے جس پر وہ سب کو بتاتی ہے کہ اس نے اُس چڑیل کو ان دو بے ہوش آدمیوں کو سیکنڈ میں کھا کر غائب ہوتے دیکھا تھا لیکن اس وقت اُسے یہ سیکنڈ کا کھیل اپنا وہم لگا تھا مگر جس وقت چڑیل نے امل پر حملہ کیا تو اب اسے یقین ہو گیا ہے اس رات اسی چڑیل نے ان دو آدمیوں کو کھایا تھا

آپ میں سے کوئی ی اس کو کسی کمرے میں بند کرے یہ اس وقت اس چڑیل کے قابو میں ہے وہ جب چاہے اس سے کوئی ی بھی کام کروا سکتی ہے۔۔

سفیان صاحب کی بات پر سب نے بلال کی جانب دیکھا لیکن وہ تو بس سامنے کی طرف دیوار کو دیکھی جا رہا تھا

بڑے ابو نے اس کو آگے بڑھ کے اس کے بازو سے پکڑا اور لے کر کونے والے کمرے کی طرف چل دی ئے وہ بھی کسے معمول کی طرح ان کے پیچھے چل دیا

اس نے پہلے اس کے استعمال کیوں نہیں کیا اس کے پاس تو بہت سے موقعے تھے

-

عثمان صاحب کے سوال پر انہوں نے اس کی جانب دیکھا

وہ اتنی طاقت ور نہیں کہ وہ اکیلی زیادہ لوگوں کو قابو کر سکے اور نہ ہی تب اسے کسی کو قابو کرنے کی ضرورت تھی

خیر آپ ہوسپٹل سے کسی بھی طرح ان کو گھر بلا لیں میں نے آج اس کے پیچھے جانا ہے ایسے میں آپ سب کا اکھٹے رہنا بہت ضروری ہے

جی ٹھیک ہے میں بلا لیتا ہوں اور ڈاکٹر سے بھی بات کر لوں گا۔

ZaHa Qadir

بڑے ابو ان کی بات سمجھتے ہوئے بولے اور فون ملاتے ہوئے سائیڈ پر ہو گئے

اور مجھے آپ میں سے کوئی ی بتائے گا کے انہوں نے لال رنگ کے پھتر کی انگوٹھی کبھی اپنی فیملی میں سے کسی کے ہاتھ میں پہنی دیکھی ہے۔۔۔

سفیان صاحب ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں

جی پہلے دادی امی پہنا کرتی تھی پھر انہوں نے وہ ذرواہ کو دے دی تھی۔۔۔

انمول کے جواب پر سفیان صاحب سر ہلاتے ہوئے بولتے ہیں

مطلب وہ ٹھیک ہے لیکن مجھے دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔

سفیان صاحب ان کو حوصلہ دیتے ہوئے آخری بات خود سے کہتے ہیں

اتنا جان کے کہ ذروہ ٹھیک تو سب کو کچھ حوصلہ ہوا

اچھا آپ میں سے کسے نے ذروہ بچے کے پاس کوئی ی سرخ اور سبز رنگ کی کتاب دیکھی ہے۔۔۔

سفیان صاحب کے سوال پر سب سوچ میں پڑ گئے لیکن ان میں سے کسی کو بھی یاد نہیں آ رہا تھا جبکہ تائی ی امی کو اپنا خواب یاد آنے لگا جس میں وہ کسی سے کچھ اسی طرح کی کتاب کا مطالبہ کر رہی تھیں اور بدلے میں وہ ان سے پیسے مانگ رہا تھا اس قسم کے خواب وہ بہت بار دیکھ چکی تھیں ابھی بھی وہ ان خواب کے بارے میں ہی سوچ رہی تھیں کہ امل کی بات سے وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی ی

حرب کو پتا ہو گا کیونکہ وہ اور ذروہ بہت قریب ہیں ایک دوسرے کے

امل کی بات پر سب نے سر ہلایا کیونکہ واقعی ذرواہ اور حرب ایک دوسرے کے کافی قریب تھیں اور ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچے بغیر بھی ان کا گزارہ نہیں تھا

ہمممم چلیں ٹھیک ہے جیسے ہی وہ گھر آئے آپ فون کر کے میری اس سے بات کروا دینا اور ہاں جیسے ہی وہ دونوں آئیں تو آپ سب ایک کمرے میں بیٹھ کر میں کچھ آیات بتاتا ہوں وہ پڑھنا

سفیان صاحب آیات بتا کر باہر جانے لگے کہ داجی کی بات پر رک گئے جو ان سے پوچھ رہے تھے کہ بلال کا کیا ہو گا

اس کا بھی مسئلہ انشاءاللہ اس بلا کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔۔۔

تھوڑی دیر تک حزیفہ حرب کو لے کر واپس آ گیا اور حرب کی طبیعت بھی پہلے سے بہت بہتر لگ رہی تھی

کب تک ایسے رہنے کا ارادہ ہے۔

باہر سے آتے شور کی آواز میں عجیب سی چیخوں قہقہوں کا بھی اضافہ ہو گیا تھا جس کو سن کر ذرواہ کی سانس رک رہی تھی اور اس نے زور سے زین کے بازو کو دبوچ لیا تھا کہ زین کی آواز سے ہوش میں آئی اور اس کا بازو جلدی سے چھوڑا

سی سی_ جنگلی۔۔

زین بازو کو ہلکا جھٹکا دے کر بولا جس کو سن کر ذرواہ کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے تا کہ اچھی طرح اس کو جنگلی کا مطلب بتائے لیکن حالات اسے اس کی اجازت نہیں دے رہے تھے اس لیے بعد کے لیے چھوڑ کر اس نے خود کو کچھ کہنے سے روکا

اب کیا کرنا ہے اندر ہی بیٹھنا ہے تاکہ اندر آ کہ وہ ہمارا ابھی کام تمام کر دے۔۔

زین جو اس کو جنگلی بولنے کے بعد اس کے طرف سے کسی حملے کا منتظر تھا اس کا اتنا ٹھنڈا جواب سن کر منہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔

آؤ باہر چلتے ہیں واقعی بیٹھنے سے کچھ نہیں ہو گا باہر چل کر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔۔

زین اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھتے ہوئے بولا

ابھی وہ کمرے کے دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ ٹھاہ کی آواز سے ایک بھاری کرسی ان کی جانب آئی ی اگر وہ جلدی سے پیچھے نہ ہوتے تو ضرور ان کا کام تمام ہونا تھا

ZaHa Qadir

کتنے احسان فراموش ہیں میری وجہ سے ان کو آزادی ملی بے شک مجھے پتا ہوتا تو کبھی یہ غلطی نہ کرتی لیکن انہوں نے تو حد ہی کر دی بجائے پھولوں کے ہار پہنانے کے یہ مجھے کرسی مار رہی ہے۔۔۔

ذرواہ کی بات سن کر زین کا دل کر رہا تھا کہ اپنے بال نوچ لے لیکن اب اتنے پیارے بالوں کو وہ اس دماغ چوس کی وجہ سے کیوں خراب کرتا اسی وجہ سے اس کو گھور کر ہی کام چلایا مطلب اتنی سیریس سچویشن میں بھی اس کا مسخرا پن نہیں جا رہا تھا

تم یہیں رہو۔۔اور اگر ذرا بھی اپنی جگہ سے ہلی تو دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں

اس کو وارن کر کے وہ باہر نکلا کمرے سے اور باہر کا جائزہ لینے لگا کہ ایک دم پیچھے سے اس کو دھکا پڑا اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا کوئی ی بھی نہیں تھا ابھی وہ داخلی دروازے کی طرف ہی بڑھ رہا تھا کہ سامنے سے اس کو کوئی ی آتا دکھائی ی دیا اس سے پہلے کے وہ جو اندر آرہا تھا اندر آتا دروازہ بند ہونا شروع ہوا اس نے جلدی سے جا کر دروازے کو پکڑا اور بند ہونے سے روکا تا کہ جو بھی آرہا ہے اندر آسکے کیونکہ اتنا زین محسوس کر چکا تھا کہ جو کوئی ی بھی آرہا ہے اس کے آنے سے جو شور ع سا حویلی میں پڑا تھا وہ کم ہو گیا ہے

سفیان بابا جلدی سے اندر آئے اور ایک گہری نظر زین پر ڈالا کر آس پاس کا جائزہ لیا اور تسبیح پھڑتے وہ آہستہ آہستہ اس کمرے تک حسار بنانے لگے جہاں ذرواہ تھی

ان کے حسار بناتے ہی جو حویلی میں تھورا بہت شور تھا وہ بھی ختم ہوا آن کی آن وہ ساتوں چڑیلیں سامنے آئیں اور سفیان صاحب کو قہر آلودہ نظروں سے دیکھنے لگی

زین اندر جا کے کمرے سے ذرواہ کو باہر لے آیا اور ذرواہ نے باہر آ کر جب ان سب کی طرف دیکھا تو محاوراتاً نہیں حقیقتاً اس کے ہوش اُڑ گ ئے

کیونکہ ان میں سے ایک کا چہرا ابھی ان کی گردن پر نہیں تھا انہوں نے ہاتھ میں اپنا چہرا پکڑا ہوا تھا اور ہاتھ میں پکڑا چہرا خیر چہرا کہنا ناانصافی ہوگی وہ پورا تھا آنکھیں ہی آنکھیں تھی جبکہ دوسری ہاتھوں ہی ہاتھوں کا مجموعہ تھی اور تو کچھ تھا نہیں اس سے اگلی ٹانگیں کی ٹانگیں چوتھی کو آپ جانتے ہیں باقی تین بھی جسم کے باقی حصے بنے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے جسم کے سارے پرزے الگ الگ پڑے ہوں

تم ایک کام کرو شمس صاحب کے گھر جاؤ اور ان سے پوچھو کے ملی ان کو کہ نہیں۔۔

سفیان صاحب زین کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔۔

زین نے ایک نظر زرواہ کو دیکھا اور اگلے پل زین کی جگہ دھواں تھا اور پھر منٹ میں دھواں بھی غائب ہو گیا اور زرواہ کے لیے یہ سب سے بڑا شاکڈ تھا

اس کا مطلیب یہ واقعی۔۔

اس نے سرگوشی کے انداز میں خود سے اتنا ہی کہا تھا کہ سفیان صاحب نے اس کی بات کو مکمل کیا

ہاں وہ جن ہے۔۔۔۔

ZaHa Qadir

حرب اور حزیفہ کے آتے ہی سب نے اور دا جی ان دونوں کو سب بتایا اور اس سے اسی کتاب کا پوچھا

میں نے وہ کتاب ذرواہ کے پاس نہیں دیکھی۔۔۔ لیکن مجھے جس رات ہسپتال ایڈمٹ کیا گیا تھا اس رات دادی میرے خواب میں آئی ی تھیں۔۔۔

حرب کی بات سن کر سب کو اپنی آخری امید بھی جاتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی لیکن اس کی آخری بات سن کر سب کو حوصلہ ہوا

تو انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ذرواہ کے کمرے میں جہاں قران رکھا ہوا ہے اس کے ساتھ ہی وہ سرخ اور سبز رنگ والی کتاب رکھی ہے۔۔

اس کی بات کے مکمل ہوتے ہی انمول جلدی سے ذرواہ کے کمرے میں گئی اور واقعی وہاں قرآن پاک کے ساتھ ہی کتاب رکھی ہوئی ی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کتاب کو نہیں ڈھونڈ پائی ی تھی وہ جلدی سے کتاب لے کر واپس آئی ی

مجھے دو یہ ذرا حرب کے کہنے پر انمول نے کتاب اسے پکڑا دی اور دوبارہ سے وہ آیات شروع کی جس کا سفیان صاحب ان سب کو کہہ کر گ ئ ے تھے

حرب نے جلدی سے کتاب کی جلد کو تھوڑا سا دیکھا تو اس میں سے ایک کاغذ نکلا اس نے وہ کاغذ نکالا اور کھول کر پڑھا اس پر بس اتنا لکھا تھا۔۔۔

"ساری ایک ہوں تو پتھر ان کے سینے پر رکھ دو راکھ ہو جائیں گی نہ دوبارہ نہ آئیں گی"

ابھی حرب اس بات کو سمجھ ہی رہی تھی اور باقی سارے بھی اس کے تاثرات کا جائ زہ لے رہے تھے کہ زین وہاں آیا اور سائیڈ پر کھڑے ہو کر سفیان صاحب کا پیغام دیا جس کی وجہ سے کوئ ی بھی اس کا چہرہ نہیں سہی سے دیکھ سکا

حرب نے وہی کاغذ زین کو دیا زین وہ کاغذ لے کر چلا گیا اور سب دوبارہ سے وہ آیات پڑھنے لگے جس کا سفیان صاحب ان کو کہہ کر گ ئے تھے

زین نے واپس آ کر وہ کاغذ سفیان صاحب کو دیا اور ایک بے چین نگاہ ذرواہ پر ڈالی جو سپاٹ چہرے اور نظروں سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں وہ ساری مل کر ایک بہت بڑی بلا بنی ان کی طرف آنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن کوئی ی ان دیکھی دیوار کی وجہ سے وہ ان تک نہیں پہنچ پا رہی تھی

سفیان صاحب نے زین اور ذرواہ سے ان دونوں کی انگوٹھیاں لیں اور اس میں سے پتھر نکالنے لگے ابھی ایک کا پتھر ہی نکلا تھا کے ذرواہ کی نظر دروازے سے اندر آتے بلال کی طرف گی وہ کسی روبوٹ کی طرح چلتے ہوئے حسار کے اندر جا رہا تھا کے ذرواہ نے دوڑ کر اس کو ایسا کرنے سے روکا

بھائی ی بلال بھائی ی کیا کر رہے ہیں آپ۔۔

ذرواہ اس کو روکتے ہوئے بولے جو ابھی بھی حسار کے اندر جانے کی کوشش کر رہا تھا اس کو ذرواہ کے روکنے کی کوئی ی آواز نہیں آرہی تھی بلال کو بس اتنا نظر آرہا تھا کہ سامنے اس کی بہن ہے جس کو چاروں طرف سے آگ نے گھیرا ہوا ہے اور اس کو بس اپنی بہن کو بچانا ہے

بلال ذرواہ کو دھکا دیتے ہوئے حسار کے اندر چلا گیا

ذرواہ کا سر بڑی زور سے ٹیبل پر لگا زین جلدی سے اس کے پاس آیا اور کو سہارا دے کر کھڑا کیا

ذرواہ نے فوراً اس کو پیچھے کیا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر ڈالے اس کا بھائی ی موت کے منہ جارہا ہے اور وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی

جاؤ بچالو اپنے بھائی ی کو یہ ایک ہی موقع ہے اس کو بچانے کا سفیان صاحب ہاتھ میں پکڑے پتھر ذرواہ کی جانب کرتے ہوئے بولے

ذرواہ نے ایک نظر ان کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالی اور ایک بلال پر جو بس ان بلالوں سے تھوڑا ہی دور تھا اس نے جلدی سے پتھر پکڑا اس کے پھتر پکڑتے ہی سفیان صاحب نے اس کو بس ایک لفظ کہا

سیدھا سینے پر۔۔۔۔۔۔

زین بھی اس کے پیچھے جانے لگا تو سفیان صاحب نے اس کو روک لیا اس نے بڑی مشکل سے خو پر جبر کر کے خود کو اس کے پیچھے جانے سے روکا تھا

اور ذرواہ سفیان صاحب کی بات سن کر حسار کے اندر داخل ہو گئی اس وقت اس پر بس ایک جنون سا سوار ہو گیا تھا نہ ان بلاؤ ں کا ڈر تھا جو ان کی طاقت تھی اور آج ذرواہ کا ان سے نہ ڈرنا ان کی کمزوری بن رہا تھا بلال اب رک گیا تھا لیکن ذرواہ نے اس کی جانب بھی نہیں دیکھا بس جا کر ان بلا کے سامنے کھڑی ہوئی ی اور اگلے ہی پل سبز پتر اس کی طرف پھینکا جو سیدھا جا کر اس کے سینے میں لگا اور وہ تڑپنے لگیں ساتھ ہی ان میں دراڑیں پرنے لگیں اور وہ تڑپتے تڑپتے وہ نیچے گر گئیں ذرواہ چلتے ہوئے ان کے قریب آئی ی اور ان کے پاس بیٹھ گئی کہ پیچھے سے کسے نے اس کو روکنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا اس نے مڑے بغیر اس کو پیچھے دھکا دیا اور ساتھ ہی وہ لال پتھر بھی ان کے سینے پر رکھ دیا اس کے وہاں پتھر رکھتے ہی ایک دھماکہ ہوا

بلال جو ان بلاؤ ں کے اثر سے ہی ذرواہ کو روکنے کے لیے آگے بڑھا تھا ذرواہ کے دھکے سے ہوش میں آیا ابھی ہوش میں آیا تھا ایک اور دھماکہ ہوا

ذرواہ ہ ہ۔۔ زین اور بلال ایک ساتھ چیخے تھے

دو سال بعد۔۔۔۔۔

کی بات کر رہے تھے surprise انمول آپی مجھے بتائیں نہ بھائی ی کس

ذرواہ انمول لان میں چیر پر بیٹھی تھیں اور ذرواہ انمول کا سر کھا رہی تھی کیونکہ صبح ہی بلال نے آفس سے فون کیا ہے اور یہ سپرائی س تو ویسے ہی ذرواہ میڈم کو ویسے ہی دیوانی تھی suprise تھا کہ ایک

گڑیا تنگ نہ کرو نہ مجھے واقعی میں نہں پتا کہ بلال کس کی بات کر رہا تھا۔۔

انمول اس کو کافی دیر سے سمجھا رہی تھی کہ اس کو نہیں پتا (کیونکہ گھر میں سب نے اس کو خاص طور پر منع کیا تھا ک ذرواہ کو بتانے سے پتا ویسے سب کو ہی تھا)

My beautiful wife and my lovly doll کیا ہو رہا ہے

بلال جو ابھی آفس سے آیا تھا ان دنوں کو یہاں بیٹھا دیکھ کر ان کی طرف بڑھا ("بلال اور انمول"۔۔۔اور۔۔۔"حزیفہ اور امل" کی شادی کو دو مہینے پہلے ہو چکے تھے جبکہ "حرب اور حمزہ" کا ابھی صرف نکاح ہوا تھا شادی حرب کی پڑھائی ی ختم ہونے کے بعد طے پائی تھی جس میں ابھی سال باقی ہے)

کچھ نہیں بھائی ی آپ بس اب بتا دیں نہ کہ آپ کس سپر ایس کی بات کر رہے تھے

ذرواہ لاڈ سے بلال کا بازو پکڑتے ہوئے فرمائش کرتی ہے

امممم ایسے کرو اب اندر جا کر سب کو کہو کہ تیار ہو جائیں آج ہم ڈنر باہر کریں گے اور وہی آپ کو سپر ائیس کا بھی بتا دو گا

بلال اس کے گال

ZaHa Qadir

اچھا میں ابھی سب کو کہتی ہوں اندر بھاگ گئی تا کہ سب کو بتا دے کہ آج کھانے باہر ہے سو تیاری پوری رکھیں

بلال اور انمول اس کی جلد بازی دیکھ کر ہنس پڑے

جناب آپ کا کیا پروگرام ہے ایسے ہی جائے گی کہ کچھ تیاری بھی کریں گی

بلال اب کی بر آنکھوں میں چمک لیے انمول کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو جھنپ کر جلدی سے اندر کی طرف چلی جاتی ہے

اور بلال اس کی جلد بازی دیکھ کر ہس پر تا ہے

ارے لڑکی آرام سے کیا ہو گیا ہے ذرواہ کو یوں اچھلتے دیکھ کر تائی ی اس کو ٹوکتے ہوئے بولیں

وہ کچھ نہیں تائی ی اماں حرب اور امل کہاں ہیں۔۔

ذرواہ آس پاس ان دونوں کو ڈھونڈتے ہوئے بولی

وہ دا جی کے کمرے میں ہیں

تائی ی اماں کی بتانے کی دیر تھی ذرواہ دوڑ کے دا جی کے کمرے میں گئی

ذرواہ کو دیکھ کر تائی ی اما کو پتا نہیں کیوں وہ خواب یاد آتے تھے جو اب پھر اس کو دیکھ کر ان کو یاد آیا لیکن اب جو بھی تھا تائی ی اماں شکر ادا کرتی تھیں کہ وہ خواب ہی تھے حقیقت نہیں تھے کیونکہ وہ خواب دیکھنے کے بعد وہ اکثر بے چینی کا شکار رہتی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھیں وہ حقیقت تھے بے شک وہ نہیں لیکن ان کو وجود استمال کرتے ہوئے کوئی ی اور وہ کتاب ڈھونڈ رہی تھی بے شک وہ ڈھونڈ بھی لیتی اگر ذرواہ کہیں اور رکھتی

اور یہ بات اس بات کو ظاہر کرتی تھی کے وہ چڑیل بہت عرصے سے ان کے پیچھے تھی لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں تھا

میرا نام زین ہے اور آپ یہ بھی جان گئ ہونگے کہ میں جن زادہ ہوں لیکن آپ لوگ میرے بارے میں وہ جانتے ہیں جو بس میں نے بتایا ہے میں اس حویلی میں اکیلا میں اپنی پوری فملی کے ساتھ رہتا تھا میری فملی میں امی ابو اور میرا چھوٹا بھائی ی شامل ہے تھے

وہ ایک بلا جو قید نہیں ہوئی ی تھی وہ آئی ی اور میرے امی ابو اور بھائی ی کو اس تصویر میں بند کر گئی وہ ان سے اس کتاب کا پوچھ رہی تھی جس کا ان کو نہیں پتا تھا اور ان کے رنگ پہنے کے باوجود وہ ان کو اس تصویر میں بند کر گئی میں جلدی سے ایک طرف ہو گیا اس لیے بچ گیا لیکن مجھے حیرانی اس بات پر ہوتی تھی کہ اس نے مجھے کیوں نہیں بند کیا خیر یہ بات بھی بعد میں کھل گئی کہ اس کے پاس اتنی طاقت نہیں رہی تھی کہ وہ مجھے بھی بند کر سکتی اور وہ اسی حویلی میں رہنے لگی پھر ایک رات اس نے عائشہ آنی کے شوہر کا بھی شکار کیا وہ اکثر رات کو اپنا شکار کرتی اور میں کسی کو بھی نہیں بچا پاتا تھا۔۔۔

لیکن اس رات جب ذرواہ اور اس کے سارے کزن شرارت کر رہے تھے اور تو اس کو اس کا من پسندیدہ شکار مل گیا جب وہ حویلی کے اندر آئی ی وہ بلا اس کو اندر کی طرف بلا رہی تھی تا کہ اس کا شکار کر سکے مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے جلدی سے جا کر اس کو پکڑا جب وہ بلا اس کو تقریبََ اب بے ہوش کر چکی تھی میرے جاتے ہی وہ غائب ہو گئی اگر وہ ہوش میں ہوتی تو اپنی خاندان کی تصویر اس حویلی میں دیکھ کر ضرور چونکتی کیونکہ وہاں اس کی دادی اور وہ لال انگوٹھی جس جس کے پاس بھی جاتی تھی اس کی تصویر یہاں آ جاتی اور ذرواہ کی بھی تصویر وہاں لگ گی تھی لیکن بلکل کنارے پے ہونے کی وجہ سے میں دیکھ نہیں پایا تھ میں اس کو لے کر کمرے میں آیا میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ باہر جائے اور وہ چڑیل اس کو کوئی ی نقصان پہنچائے اس لے ڈانٹ کر اس کو یہی رہنے کا کہتا رہا۔۔۔۔ باقی آپ کو پتا تو چل گیا ہو گا کہ مجھے ذرواہ سے عشق ہو گیا ہے لیکن وہ میڈم بھی نہ بہت جذباتی ہیں دھمکہ ہوتے ہی دس فٹ پیچھے کو گری تھیں اگر میں نہ پکڑ تا تو اس نے تو جانا تھا نا کام سے وہ بلائی یں راکھ ہو گئ تھیں اور میری فملی بھی واپس آ گئی۔۔۔

میں جن ہوں یہ بات صرف بلال جانتا ہے لیکن بس ایک مسئلہ ہے وہ محترمہ مجھے بڑی طرح ناراض ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کیسے اس کو مناؤ خیر روزرات کو دیدار یار تو کر لیتا ہی ہوں

ZaHa Qadir

سب ابھی کھانا کھا کر فارغ ہوئے تھے کہ بلال ایکدم اُٹھ کر باہر گیا اور جب واپس آیا تو اس کے ساتھ کوئی ی اور بھی تھا

ذرواہ گڑیا

بلال ذرواہ کو بلاتا ہے جو بلال کے ساتھ موجود شخصیت کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری طرف کر لیتی ہے لیکن بلال کے بلانے پر بلال کی طرف دیکھتی ہے

جی بھائی ی۔۔

یہ میری گڑیا کا سپر از

بلال ایک چوکورسی سبز رگ کی چوٹی سی ڈبی اس کی جانب کرتے ہوئے کہتا ہے

ذرواہ بنا دیر کیے اس سے ڈبی پکرتی ہے اور جلدی سے کھولتی ہے

اس کی جلدی دیکھ کر سب ہنس پرتے ہیں اور اس کے اگلے اسکپر اشن کا انتظار کرتے ہیں کیونکہ سب کو ہی پتا ہوتا ہے کہ اندر کیا ہے

ہائے ئے ئے ئے ئے ئے بھائی ی سچی یہ میری گاڑی کی چابی ہے۔۔

ذرواہ منہ پے ہاتھ اپنی خوشی سے نکلتی چیخ کو روکتے ہوئے پوری آنکھیں کول کر بلال سے پوچھتی ہے کیونکہ اس نے کافی عرصے سے ڈراونگ سیکھی ہوئی ی تھی اور بلال سے اپنی زاتی گاڑی لینے کا کہہ رہی تھی جس کو آج بلال نے پورا کر دیا تھا

بلکل میری گڑیا کہے اور میں نہ مانو

بلال ہولے سے اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہتا ہے

جبکہ زین خاموشی سے اس کے سارے اکشن دیکھ کر مسکرا رہا ہوتا ہے

آؤ زین بیٹا بیٹھ جاؤ کچھ کھالو تم بھی عثمان صاحب زین کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں

عثمان صاحب کے کہنے پے ذرواہ بھی زین کو دیکھتی ہے لیکن فورن ہی اپنی نظر ہٹا لیتی

نہیں انکل میں کہا کر آیا ہوں ابھی تو بلال سے کام تھا اس لیے یہا آنا پرا اب میں چلتا ہوں

بلال زین کی آپس میں گہری دوستی ہو گی تھی جس کی وجہ سے باقی سب بھی زین کو جانتے تھے

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی

زین جانے سے پہلے ایک گہری نظری ذرواہ پر ڈالتا ہے جو سبز رنگ کے فراک پہنے بغیر میک اپ بہت پ ء اری لگ رہی ہوتی

بھائی ی مجھے میری گاڑی دیکھنی ہے

اچھا آؤ میں دیکھاتا ہوں

زین اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر کی جانب چل پر تا ہے

واووووووو بھائی ی آپ گریٹ ہو

ذرواہ سامنے اپنی گاری کو دیکھتی ہوئی ی بلال کو کہتی ہے

ذروواہ ابھی گاڑی دیکھنے میں میں مگن ہوتی ہے کہ بلال کا فون آتا ہے جسے سنے کے لیے وہ تھوڑا سایڈ پر چلا جاتا ہے

کب تک مجھ سے ناراض رہو گی۔

ایکدم شین کی آواز سن کر وہ ڈر جاتی ہے اور جلدی سے گاڑی کا دروازہ بند کر کے آس پاس کا جائی زہ لیتی ہے
لیکن بلال کہی نہیں ہوتا۔۔

یار جواب تو دو۔۔

زین کو اس کا نظر اناز کرنا تکلیف دے رہا ہوتا ہے

دیکھیں مسٹر ڈاین مجھے آپ سے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔

اور ذرواہ نے ثابت کر دیا کے وہ زین کو کبھی سیدھے طریقے سے نہیں بلائے گی

زین بھی اپنا نیا نام سن کر اچھل پڑتا ہے اس سے کے وہ جاوب میں کچھ کہتا کسی کے ہسنے کی آواز سن کر مر کے دیکھتا ہے جہاں بلال کھڑا ذرواہ کا زین کے لیے نیا لقب سن کر ہس ہس کے دوہرا ہو رہا ہو تا ہے

زین بلال کو گھوری سے نواز کر وہاں سے چلا جاتا ہے

جبکہ بلال ہستے ہوئے ذرواہ کا ہاتھ پکر کے واپس ہوٹل کے اندر چلا جاتا ہے

جبکہ زین سایڈ پر کھڑا یہی سوچ رہا ہو تا ہے کہ ذرواہ کو منانے کے لیے پتا نہیں اور اس کو کتنے لقب سنے پڑے گ ئے

ختم شدہ